باخبر، پُراثر، نقیبِ فکرونظر

# عصرِ حاضر اِی پیپر

ASR-E-HAZIR
باخبر، پُراثر، نقیبِ فکرونظر

5رشعبان المعظم 1444ھ | مطابق 26رفروری 2023ء | بروزِ اتوار | جلد:(۳) | شمارہ:(۵۰) | صفحات:(۸)

عصرحاضرای پیپر میں تعلیمی، تجارتی، مذہبی وثقافتی پروگراموں کے اشتہارات کے علاوہ ضرورتِ رشتہ، مکانات ودوکانات کرایہ/خرید وفروخت کے کلاسیفائیڈس کے لیے ربط فرمائیں۔
9908079301,8686649169

# تیسرا محاذ بی جے پی کی مدد کرے گا، کانگریس تیسرے محاذ کی سخت مخالف

## رائے پور میں منعقدہ کانگریس پلینری اجلاس میں سیاسی، اقتصادی اور بین الاقوامی امور سے متعلق قراردادوں کی منظوری

رائے پور (چھتیس گڑھ):25رفروری (عصر حاضر نیوز) کانگریس نے واضح کر دیا ہے کہ وہ سال 2024 میں ہونے والے عام انتخابات میں 2004 کی طرح اتحاد کرے گی اور وہ ان تمام پارٹیوں کے ساتھ مل کر کام کرے گی جو موجودہ بی جے پی حکومت کو اقتدار سے بے دخل کرنے کے حق میں ہیں۔ ویسے تو یہ بات کانگریس کے صدر ملکارجن کھڑگے نے اپنے خطاب میں بھی کہی ہے لیکن جس سیاسی قرارداد کو موجودہ پلینری میں منظور کیا گیا ہے اس سے یہ بات واضح ہوگئی ہے کہ کانگریس بی جے پی کو اقتدار سے بے دخل کرنے کے لئے سیاسی پارٹیوں سے اتحاد کرسکتی ہے۔ منظور کی گئی سیاسی قرارداد میں بہت سی سیاسی باتیں کہیں گئی ہیں لیکن سب سے اہم بات یہ ہے کہ اگر تیسرا محاذ بنتا ہے تو وہ مرکز کی بی جے پی حکومت کی مدد کرے گا۔ منظور کی گئی قرارداد میں یہ بات واضح کہی گئی ہے کہ 'سیکولر قوتوں کا اتحاد ہی کانگریس کی پہچان ہے۔ کانگریس کو اپنے ذہن کی سیاسی پارٹیوں کی شناخت اور اتحاد کے لئے کام کرنا ہوگا اور کانگریس کو ان پارٹیوں کو ساتھ لینا ہوگا جو کانگریس کے نظریہ سے اتفاق رکھتی ہیں۔'' منظور کی گئی قرارداد میں اس بات پر زور دیا گیا ہے کہ کانگریس ملک کو اندھیرے اور موجودہ اقتدار کی تکالیف سے عوام کو راحت پہنچائے گی۔ اس میں کہا گیا ہے کہ تمام ادارے جن میں ذرائع ابلاغ بھی شامل ہے، جن کو موجودہ اقتدار نے ختم کر دیا ہے ان کی بحالی کے لئے اقدام کئے جائیں گے۔ اس میں کہا گیا ہے کہ مرکزی ایجنسی جن میں ای ڈی، این آئی اے، سی بی آئی شامل ہیں ان کا غلط استعمال کیا جا رہا ہے اس کے غلط استعمال کو روکنے کی سمت میں قدم اٹھائے جائیں گے۔ قرارداد میں عدلیہ کے مدے پر بھی بات کہی گئی ہے اور کہا گیا ہے کہ کانگریس عدلیہ کی آزادی کو برقرار رکھنے کے لئے اقدام اٹھائے گی۔ منظور کی گئی قرارداد میں کہا گیا ہے کہ ذرائع ابلاغ کی آزادی اور اس کو خود ریگلولیٹ کرنے کے لئے قدم اٹھائے جائیں گے جس میں کانگریس قانون سازی بھی کرے گی۔ کانگریس کی سابق سربراہ سونیا گاندھی نے ہفتہ کے روز بی جے پی حکومت پر زبانی حملہ کرتے ہوئے اس پر ''نفرت کی آگ کو ہوا دینے، اقلیتوں، خواتین، دلتوں اور قبائلیوں کو بری طرح سے نشانہ بنانے کا الزام لگایا۔'' انہوں نے کانگریس کارکنوں پر زور دیا کہ وہ موجودہ حکومت کا بھرپور طریقے سے مقابلہ کریں اور پارٹی کے پیغام کو لوگوں تک پہنچائیں۔ کانگریس پارٹی کے 85ویں پلینری سیشن سے خطاب کرتے ہوئے سونیا گاندھی نے حکومت پر الزام لگایا کہ وہ ایک خاص تاجر کی حمایت کر کے معاشی تباہی کا باعث بن رہی ہے، اور صنعتکار گوتم اڈانی کی کاروباری سلطنت سے جڑے تنازعہ پر وزیراعظم نریندر مودی پر پردہ دار حملہ کیا ہے۔ ''انہوں نے کہا کہ اس نازک وقت میں کانگریس کا ہر کارکن پارٹی اور ملک کے تئیں ایک خاص ذمہ داری نبھاتا ہے۔ گاندھی نے کہا کہ کانگریس صرف ایک سیاسی پارٹی نہیں ہے بلکہ یہ تمام مذاہب، ذاتوں اور جنس کے لوگوں کی آواز کی عکاسی کرتی ہے''۔ انہوں نے زور دے کر کہا کہ پارٹی ان سب کے خوابوں کو پورا کرے گی۔'' انہوں نے مزید کہا کہ یہ خاص طور پر کانگریس اور ملک کے لیے ایک مشکل وقت ہے۔ وزیراعظم نریندر مودی اور بی جے پی نے ہر ادارے پر قبضہ کر لیا ہے۔'' بی جے پی نفرت کی آگ کو ہوا دے رہی ہے اور اقلیتوں، خواتین، دلتوں اور قبائلیوں کو بری طرح سے نشانہ بنا رہی ہے۔ کانگریس کے سابق سربراہ نے یہ بھی الزام لگایا کہ حکومت کے اقدامات سے آئین میں درج اقدار کی توہین ہوتی ہے''۔ انہوں نے کہا کہ آج کی صورتحال مجھے اس وقت کی یاد دلا رہی ہے جب میں پہلی بار پارلیمنٹ میں داخل ہوئی تھی۔ گاندھی نے کانگریس کارکنوں پر زور دیا کہ وہ پارٹی صدر ملکارجن کھرگے کی قیادت میں 2024 کے لوک سبھا انتخابات میں بھارتیہ جنتا پارٹی (بی جے پی) کو شکست دینے کا ہدف حاصل کریں۔ انہوں نے کہا، ''ہمیں اس حکومت سے بھرپور طریقے سے نمٹنا چاہیے۔ ہمیں لوگوں تک پہنچنا چاہیے اور اپنا پیغام واضح طور پر پہنچانا چاہیے۔ ہمیں اپنے ذاتی عزائم کو ایک طرف رکھنے کے لیے تیار رہنا چاہیے۔'' گاندھی نے یہ بھی کہا کہ وہ خوش ہیں کہ کانگریس پارٹی کے صدر کے طور پر ان کی اننگز ''بھارت جوڑو یاترا'' کے ساتھ ختم ہوئی۔

## اپوزیشن کی محاذ بندی کے لیے کانگریس کا انتظار، ساتھ آئے تو بی جے پی کو 100 سیٹ بھی نہیں ملے گی: نتیش کمار

پٹنہ:25رفروری (عصر حاضر نیوز) آئندہ سال ہونے والے لوک سبھا انتخاب کے لیے اپوزیشن پارٹیوں نے سرگرمیاں تیز کر دی ہیں۔ مودی حکومت کے خلاف محاذ بندی کی تیاریاں بھی زور وشور سے چل رہی ہیں۔ اس درمیان بہار کے وزیر اعلیٰ نتیش کمار نے پورنیہ میں مہاگٹھ بندھن کی مہاریلی سے خطاب کرتے ہوئے ایک ایسا بیان دیا ہے جو بی جے پی کے لیے فکر انگیز ہے۔ انھوں نے ریلی سے خطاب کرتے ہوئے کہا کہ ''2024 میں اپوزیشن اتحاد کی محاذ بندی کے لیے کانگریس پارٹی کے فیصلے کا انتظار ہے۔ اگر کانگریس سمیت اپوزیشن کی سبھی پارٹیاں ایک اسٹیج پر آجاتی ہیں تو بی جے پی 100 سیٹ بھی نہیں جیت پائے گی۔'' ساتھ ہی نتیش کمار نے یہ بھی کہا کہ اگر اپوزیشن جلد ایک پلیٹ فارم پر جمع نہیں ہوئی تو بڑا نقصان ہوسکتا ہے۔ دوسری طرف آر جے ڈی چیف اور بہار کے سابق وزیر اعلیٰ لالو پرساد یادو نے بھی 2024 میں مودی حکومت کو اقتدار سے بے دخل کرنے کے عزائم کا اظہار کیا۔ انھوں نے مہاگٹھ بندھن کی ریلی سے ویڈیو کانفرنسنگ کے ذریعہ خطاب کیا۔ لالو پرساد نے اپنی تقریر کے دوران کہا کہ ''ہم اور نتیش ایک ہو گئے ہیں۔ کوئی غلط فہمی کا شکار نہ ہو۔ یہ گٹھ بندھن نظریات کا ہے۔ اس کے بعد (لوک سبھا الیکشن کے بعد) بہار میں 25-2024 کے انتخاب ہوں گے جس میں ریکارڈ ٹوٹیں گے۔ ہمیں آئین اور ملک کو بچانا ہے۔ بہار کو آگے بڑھانا ہے۔'' اس درمیان لالو پرساد نے ایک ٹوئٹ بھی کیا ہے جس میں بی جے پی کو تنقید کا نشانہ بنایا ہے۔ ٹوئٹ میں لالو پرساد نے لکھا ہے کہ ''ہمیں ملک کو بچانا ہے، بابا صاحب امبیڈکر کے آئین کو بچانا ہے، بہار اور ملک کو آگے بڑھانا ہے، اقلیتوں کی حفاظت کرنی ہے۔ اب نریندر مودی کی حکومت کے جانے کا وقت آگیا ہے۔''

## دہلی فساد زدگان تین برس بعد بھی معاوضے سے محروم

نئی دہلی:25رفروری (عصر حاضر نیوز) شمال مشرقی دہلی میں ہوئے فرقہ وارانہ فسادات کو تین برس مکمل ہو چکے ہیں تاہم اب تک حکومت کے ذریعے اعلان کیے گئے معاوضہ کا دس فیصد بھی ان لوگوں کو نہیں مل پایا ہے۔ اسی ضمن میں ای ٹی وی بھارت نمائندے نے دہلی فسادات کے تین برس مکمل ہونے پر ان دکانداروں سے بات کی جنہیں فساد کے دوران نذر آتش کر دیا گیا تھا۔ نمائندے سے بات کرتے ہوئے محمد رفیق نے بتایا کہ ان کی دکان کو سلینڈر پھاڑ کر آگ لگائی گئی تھی جس کی وجہ سے دکان چھت سمیت زمین دوز ہوگئی تھی۔ اس دوران تقریباً 12 لاکھ روپے کا نقصان ہوا تھا۔ نمائندے سے بات کرتے ہوئے انہوں نے بتایا کہ جب معاوضہ کا اعلان کیا گیا تھا تو کہا گیا تھا کہ جس کی دکان مکمل طور پر جل گئی ہے اسے پانچ لاکھ روپے کی رقم بطور معاوضہ ادا کی جائے گی لیکن آج تین برس کے بعد انہیں محض 51 ہزار روپے ہی معاوضہ ملا ہے۔ محمد رفیق کا کہنا تھا کہ انہوں نے جعفر آباد کے ایم ایل اے عبدالرحمٰن، دہلی وقف بورڈ کے چیئرمین امانت اللہ خان، دہلی اقلیتی کمیشن کے چیئرمین ذاکر خان اور دیگر سیاسی جماعتوں کے پاس جا کر مدد کی فریاد کی لیکن کسی نے بھی ان کی مدد نہیں کی۔ وہیں دوسرے دکاندار روشن نے بتایا کہ انہیں محض 31 ہزار روپے ہی بطور معاوضہ ملا ہے جب کہ ان کی دوکان میں تقریباً 15 لاکھ روپے کا نقصان ہوا تھا۔ انہوں نے کہا کہ ان پر قرض بہت زیادہ ہو چکا ہے جس کی بدولت اب وہ دکان بیچنا چاہتے ہیں تاکہ قرضہ ادا کرسکیں گے۔ روشن کے مطابق جب سے فسادات ہوئے ہیں تب سے کاروبار میں مسلسل کمی آرہی ہے اور قرض کی رقم پر سود بڑھتا جا رہا ہے۔

## ہندوستانی ہنر مندوں کے لیے جرمنی روزگار کے مواقع فراہم کرے گا

نئی دہلی،25 فروری (ذرائع) ہندوستان اور جرمنی نے آج ملک میں اقتصادی تعاون کے نئے مواقع کے سلسلے میں اپنی شراکت داری اور سرمایہ کاری کو بڑھانے اور خوراک اور توانائی کی حفاظت کے ساتھ ساتھ موسمیاتی تبدیلی اور انفارمیشن ٹیکنالوجی کے شعبوں میں مل کر کام کرنے کے عزم کا اظہار کیا۔ جرمنی نے ہندوستانی ہنرمندوں کے لیے روزگار کے دروازے کھولنے کا بھی اعلان کیا۔ ان ارادوں اور قراردادوں کا اظہار یہاں حیدرآباد ہاؤس میں وزیراعظم نریندر مودی اور جرمن چانسلر اولوف شولز کے درمیان دوطرفہ میٹنگ میں کیا گیا۔ اپنے بیان میں مسٹر مودی نے کہا کہ ہندوستان اور جرمنی کے درمیان مضبوط تعلقات مشترکہ جمہوری اقدار اور ایک دوسرے کے مفادات کی گہری سمجھ پر مبنی ہیں۔ دونوں ممالک کے درمیان ثقافتی اور اقتصادی تبادلوں کی ایک طویل تاریخ ہے۔ دنیا کی دو سب سے بڑی جمہوری معیشتوں کے درمیان بڑھتا ہوا تعاون نہ صرف دونوں ممالک کے عوام کے لیے فائدہ مند ہے بلکہ یہ آج کی کشیدگی کی شکار دنیا میں ایک مثبت پیغام بھی جاتا ہے۔

## ترکیہ میں زلزلے سے متعلق فرضی خبریں پھیلانے کے شبہ میں صحافی گرفتار

انقرہ،25 فروری (یواین آئی) فری لانس صحافی میر علی کوثر کو ترکی میں 6 فروری کو آنے والے تباہ کن زلزلے سے متعلق 'فرضی خبریں پھیلانے کے شبہ میں گرفتار کیا گیا ہے۔ بی بی سی کی ایک رپورٹ کے مطابق مسٹر کوثر 6 فروری کو آنے والے زلزلے کے مرکز سے 200 میل دور تھے۔ زلزلے کے فوراً بعد وہ اپنے کیمرے اور مائیکروفون کے ساتھ متاثرہ علاقے میں زندہ بچ جانے والوں کا انٹرویو کرنے پہنچ گئے۔ انہوں نے ٹوئٹر پر زندہ بچ جانے والوں اور بچانے والوں کی کہانیاں شیئر کیں اور اب 'جعلی خبریں پھیلانے کے شبہ میں اس سے تفتیش کی جا رہی ہے، جس میں جرم ثابت ہونے پر تین سال تک کی قید ہوسکتی ہے۔ وہ کم ازکم چار صحافیوں میں سے ایک ہیں جن سے زلزلے کی رپورٹنگ یا تبصرہ کرنے کی تحقیقات کی جا رہی ہیں۔ آزادی صحافت کے گروپوں کا کہنا ہے کہ کئی دیگر افراد کو حراست میں لیا گیا ہے، انہیں ہراساں کیا گیا ہے یا رپورٹنگ کرنے سے روکا گیا ہے۔ تاہم ترک حکام نے صحافی کی گرفتاری پر کوئی تبصرہ نہیں کیا ہے۔ خیال رہے کہ ترکی اور شام میں آنے والے زلزلوں میں کم ازکم 50 ہزار افراد ہلاک ہوئے تھے۔ مسٹر کوثر نے بتایا کہ زلزلہ آنے سے کچھ دیر قبل وہ جنوب مشرقی شہر دیار باقر میں اپنی بالکونی میں سگریٹ پی رہے تھے کہ اچانک ان کے دو کتے بھونکنے لگے۔ بعد میں انہیں یاد آیا کہ کیسے وہ 2020 میں مشرقی ترکی میں آنے والے ایک چھوٹے سے زلزلے سے چند سیکنڈ قبل بالکل اسی طرح بھونکے تھے۔ انہوں نے کہا'' میں نے محسوس کیا کہ میں ہل رہا ہوں۔ میں نے محسوس کیا کہ گھر ہل رہا ہے، ٹی وی ہل رہا ہے۔'' وہ کتوں کے ساتھ کھانے کی میز کے نیچے چھپ گئے اور پھر باہر بھاگے۔ مسٹر کوثر دیار باقر کو چھوڑ کر غازیانٹیپ شہر چلے گئے۔ وہ زلزلے کے مرکز کے قریب واقع قصبوں میں تباہی کے مناظر اور برفانی درجہ حرارت سے لڑنے والے متاثرین کو دیکھ کر حیران تھے۔ غازیانٹیپ میں آنے والے زلزلے میں کم ازکم 3000 افراد ہلاک ہوئے۔ انہوں نے کہا کہ مائیکروفون کو کیمرے کے پیچھے یا کیمرے کے سامنے رکھتے ہوئے میں اپنے آنسو نہیں روک پا رہا تھا۔

## فرمانِ الٰہی

ان کی مثال اس شخص کی سی ہے جس نے ایک آگ روشن کی پھر جب اس (آگ نے) اس کے ماحول کو روشن کر دیا تو اللہ نے ان کا نور سلب کرلیا اور انہیں اندھیروں میں چھوڑ دیا کہ انہیں کچھ سجھائی نہیں دیتا۔

(سورۃ البقرۃ:۱۷)

asrehazirportal www.asrehazir.com 9908079301 9959279301

## اوقاتِ نماز

برائے شہر حیدرآباد دکن واطراف

بہ تاریخ:5رشعبان المعظم 1444ھ
بہ مطابق 26رفروری 2023ء بہ روزِ اتوار

| نماز | فجر | ظہر | عصر | مغرب | عشاء |
|---|---|---|---|---|---|
| ابتدا | 5:37 | 12:39 | 4:43 | 6:27 | 7:35 |
| انتہا | 6:31 | 4:42 | 6:26 | 7:34 | 5:14 |

| | | | |
|---|---|---|---|
| اشراق | 6:51 | زوال | 12:29 |
| ختم سحر | 5:25 | افطار | 6:27 |

نوٹ: سحری کا بالکل انتہائی وقت لکھ دیا گیا مذکورہ وقت کے بعد بھی کھانے سے روزہ شروع ہی نہیں ہوگا۔

asrehazirportal www.asrehazir.com 9908079301 9959279301

## ارشادِ نبوی صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم

حضرت ابی بن کعبؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کا معمول تھا کہ جب دو تہائی رات گذر جاتی تو آپ اُٹھتے، اور فرماتے: اے لوگو! اللہ کو یاد کرو، اللہ کو یاد کرو، قریب آ گیا ہے ہلا ڈالنے والا، قیامت کا بھونچال (یعنی نفخۂ اولی) اور اس کے پیچھے آرہا ہے دوسرا (نفخۂ ثانیہ) موت اُن سب احوال کو ساتھ لے کر سر پر آ چکی ہے، جو اس کے ساتھ آتے ہیں، موت اپنے متعلقات ومضرات کے ساتھ سر پر آچکی ہے۔ (ترمذی)

asrehazirportal www.asrehazir.com 9908079301 9959279301

## المعہد العالی الاسلامی کا بیسواں جلسہ تقسیم اسناد اور تکمیل درس بخاری شریف کی تقریب کا انعقاد

حیدرآباد:25رفروری (پریس ریلیز) اسلام کی حفاظت واشاعت میں دینی مدارس کا جو کردار ہے، وہ کسی سمجھ دار مسلمان سے پوشیدہ نہیں ہے لیکن طویل عرصہ سے علم دین کے مختلف میدانوں میں باصلاحیت افراد کی کمی محسوس کی جارہی تھی، اسی ضرورت کے پیش نظر ۱۴۲۰ھ میں حضرت مولانا خالد سیف اللہ رحمانی نے المعہد العالی الاسلامی کا قیام عمل میں لایا تاکہ دین کے مختلف میدانوں میں باصلاحیت، زمانہ شناس، انگریزی زبان سے واقف علماء تیار ہوں۔ بحمد اللہ ادارہ اپنے محدود وسائل کے باوجود اس راہ میں قدم آگے بڑھا رہا ہے، چنانچہ ۵رشعبان ۱۴۴۴ھ مطابق ۲۶ فروری ۲۰۲۳ء بروز یکشنبہ بعد نماز مغرب متصلاً معہد کے احاطہ میں بیسواں سالانہ جلسہ تقسیم اسناد منعقد ہوگا، جس میں تقریباً سو سے زائد طلبہ کو علوم اسلامی کے مختلف میدانوں میں اسناد دی جائیں گی۔ اس اجلاس کی صدارت فقیہ العصر حضرت مولانا خالد سیف اللہ رحمانی فرمائیں گے اور مہمان خصوصی حضرت مولانا صلاح الدین سیفی نقشبندی (گجرات) اور حضرت مولانا اسجد قاسمی ندوی ہوں گے، اس موقع سے یکساں سول کوڈ کے مضمرات پر پر پروفیسر راشد نسیم اور جدید تعلیمی پالیسی کے نفاذ کے بعد دینی مدارس کیلئے لائحہ عمل ادارہ شاہین بیدر کے چیرمین جناب عبدالقدیر صاحب اظہار خیال کریں گے، معاشرہ کے بگاڑ کو دور کرنے میں علماء کی ذمہ داریوں پر شہر کے معروف عالم دین اور سماجی خدمتگار حضرت مولانا غیاث احمد رشادی صاحب اور اتحاد امت میں علماء کے کردار پر حضرت مولانا بانعیم صاحب خطاب کریں گے۔ آپ تمام حضرات سے شرکت کی اپیل کی جاتی ہے۔ یہ پریس ریلیز معہد کے شعبہ نشر واشاعت کی جانب سے جاری کی گئی ہے۔

## علماء وحفاظ اپنی صلاحیتوں کو خدمتِ دین کے لیے وقف کردیں

### مجلس العلماء والحفاظ کریم نگر سے مولانا خواجہ کلیم الدین اسعدی کا خطاب

کریم نگر:25رفروری (پریس نوٹ) محمد عبدالحمید قاسمی کی اطلاع کے بموجب 3 شعبان المعظم 1444 ھجری مطابق 25 فروری 2023 عیسوی بروز جمعہ بعد نماز عشاء بمقام مسجد دستگیر بصدارت حضرت مولانا خواجہ کلیم الدین صاحب اسعدی مدظلہ العالی مجلس العلماء والحفاظ کریم نگر کا اجلاس منعقد ہوا- اجلاس کا آغاز مولانا محمد عبدالمتین صاحب کی قرأت سے ہوا اور مولانا خواجہ معین الدین صاحب نے نعتیہ کلام پاک پیش کیا- اس کے بعد صدر مجلس حضرت مولانا خواجہ کلیم الدین صاحب اسعدی مدظلہ العالی نے اپنے پُرجوش اور پُراثر انداز میں صدارتی خطاب کرتے ہوئے فرمایا کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم اس دنیا میں معلم بنا کر بھیجے گئے، درس وتدریس کی فضیلت قرآن وحدیث سے ثابت ہے نیز درس وتدریس دین کی اہم خدمت اور دین کا اہم مشغلہ ہے، لہذا اہل علم موجودہ حالات کی سنگینی کو پیش نظر رکھتے ہوئے اپنی صلاحیتوں کو دین پر لگائیں، منظم مکاتب قائم کرتے ہوئے نورانی قاعدہ اور قرآن کریم کی تعلیم کو حتی الامکان فروغ دینے کی کوشش کریں، مولانا نے عارف باللہ مولانا قاری سید صدیق احمد صاحب باندویؒ، مفکر اسلام حضرت مولانا ابو الحسن علی ندویؒ، استاذ الاساتذہ ونمونۂ اسلاف حضرت مولانا احمد عبداللہ طیب صاحبؒ مدظلہ العالی کی علمی مشغولیت اور اُن حضرات کی علمی خدمات کا تذکرہ کرتے ہوئے شیخ الحدیث حضرت مولانا شیخ زکریا صاحبؒ کے ملفوظ کو بیان کیا کہ "فراغت کے بعد اخلاص وللہیت کے ساتھ بولتا قاعدہ اور نورانی قاعدہ کی تعلیم دینا اُس کے علم کے مقبول ہونے کی علامت ہے" بعدہٗ حضرت مفتی محمد یونس القاسمی صاحب نے اپنا اظہار خیال کرتے ہوئے کہا کہ علماء ہمیشہ فرقۂ باطلہ، فرقۂ ضالّہ اور نت نئے فرقوں کے سد باب کے لئے ہمیشہ کوشاں رہیں نیز فرمایا کہ سابق میں مجلس کے تحت چلنے والے خواتین کے اجتماعات کو مضبوط کیا جائے- اس کے بعد حضرت مفتی محمد غیاث محی الدین صاحب نے فرمایا کہ مجلس کے تحت چلنے والے ہفتہ واری درس قرآن کے علاوہ جن مساجد میں تفسیر قرآن کا اہتمام نہیں ہو رہا ہے وہاں جلد از جلد شروع کرنے کی فکر اور توجہ کی جائے، اس موقع پر شہر کے علماء وحفاظ کرام کی بڑی تعداد موجود تھی آخر میں صدر مجلس کی دُعا پر اجلاس کا اختتام عمل میں آیا۔

## نارائن پیٹ میں جامعہ نظامیہ کے تحت امتحانات

نارائن پیٹ: مدرسہ دارالعلوم اشرفیہ کولم پلی ضلع نارائن پیٹ میں سالانہ امتحانات جامعہ نظامیہ حیدرآباد کا سنٹر قائم کیا گیا۔ جس میں ضلع نارائن پیٹ کے علاوہ مختلف مقامات سے کثیر تعداد میں طلباء نے امتحانات جامعہ نظامیہ اہل خدمات شرعیہ میں شرکت کرتے ہوئے امتحانات تحریر کئے۔ امتحان سنٹر کی نگرانی مولانا سید احمد حسینی اشرفی جلالی جانشین سجادہ بارگاہ قتالیہ کولم پلی وناظم تعلیمات مدرسہ دارالعلوم اشرفیہ کولم پلی نے کی۔ جبکہ ممتحن کی حیثیت سے جامعہ نظامیہ حیدرآباد سے مولانا حافظ سید یوسف علی اظہر کامل جامعہ نظامیہ نے شرکت کرتے ہوئے ممتحن کے فرائض انجام دیے۔

## سردار سلیم کے تازہ مجموعہ کلام "سانسوں کی مالا" منظر عام پر

حیدرآباد 25 فروری (عصر حاضر) ممتاز شاعر وادیب سردار سلیم کا نیا شعری مجموعہ "سانسوں کی مالا" زیور طباعت سے آراستہ ہو کر منظر عام پر آچکا ہے، 184 صفحات پر مشتمل یہ کتاب سردار سلیم کی منتخب غزلوں اور نظموں کا خوبصورت گلدستہ ہے جسے تلنگانہ اسٹیٹ اردو اکیڈمی کے جزوی مالی تعاون سے ادب گاہ کے زیر اہتمام الانصار پبلی کیشنز نے شایع کیا ہے، اس سے قبل سردار سلیم کی دس کتابیں شائع ہو چکی ہیں جو شاعری، فکشن، تحقیق وتنقید کے موضوع پر مشتمل ہیں اور تمام کتابوں کو اردو اکیڈمی نے انعام سے نوازا ہے، سردار سلیم کا یہ شعری مجموعہ بہت عرصے بعد شائع ہوا ہے اور یہ مجموعہ شاعرانہ فن پاروں کا کڑا انتخاب ہے۔ حیدرآباد میں ہدی بک ڈپو پرانی حویلی کے علاوہ دہلی، پٹنہ، اورنگ آباد مہاراشٹرا اور گلبرگہ وغیرہ میں یہ کتاب دستیاب ہے۔

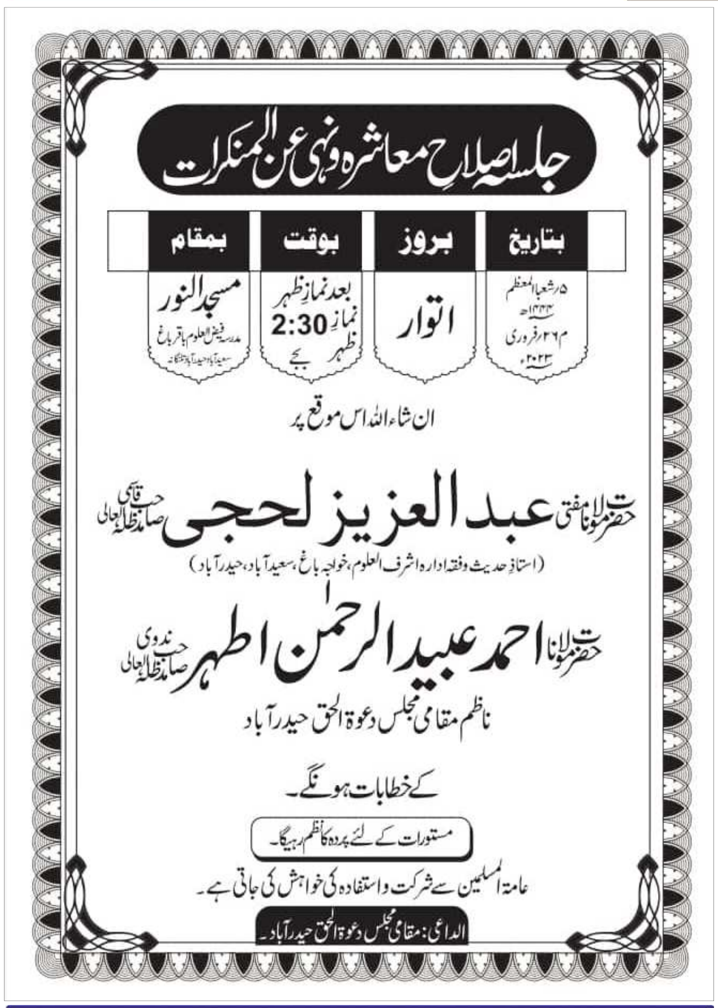


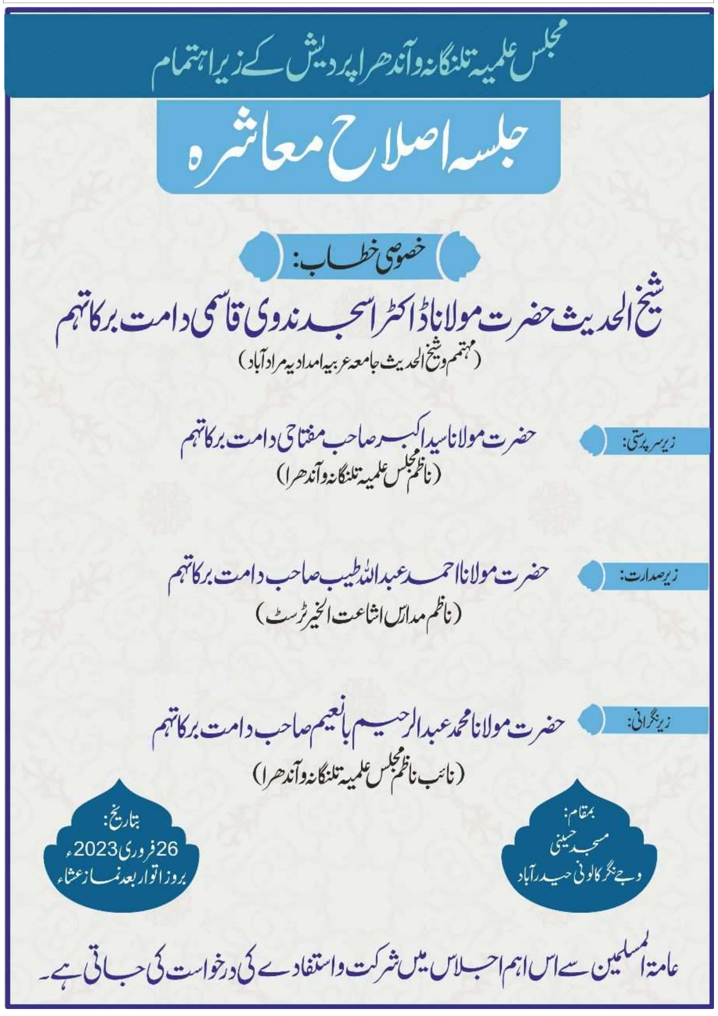


## قاضی محمد سراج الدین رضوی صدر قاضی سلطان بازار زون نامپلی منڈل مقرر

حیدرآباد 25رفروری (پریس نوٹ) حکومت تلنگانہ محکمہ اقلیتی بہبود نے 1880 ایکٹ کے تحت عوام کی سہولت کیلئے قاضی محمد سراج الدین کا سلطان بازار زون حیدرآباد کیلئے تقرر کیا ہے۔ سلطان بازار کے بگل کنٹہ، کنگ کوٹھی پردہ گیٹ، رام کوٹ، عیسیٰ میاں بازار، عابڈس، ہنومان ٹیکری اور جام باغ کے معظم جاہی مارکٹ، عثمان گنج، رسالہ عبداللہ لائن، گوشہ محل، بیگم بازار، توپ خانہ قدیم اور وی وی کالج معظم جاہی مارکٹ کے علاقہ جات اس میں شامل ہیں۔ مساجد، فنکشن ہال، بنکویٹ ہال کے ذمہ داروں اور عامۃ المسلمین سے خواہش کی جاتی ہے کہ وہ سلطان بازار اور جام باغ عقود کی اطلاع 28 گھنٹے قبل ان فون نمبرات :7893060025 یا 9963526920 پر دے سکتے ہیں۔

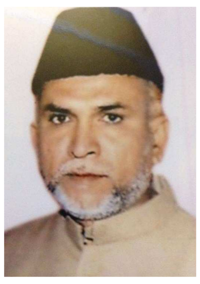

## سٹی جمعیۃ علماء کاماریڈی کے زیر اہتمام جلسہ اصلاح معاشرہ

کاماریڈی:25رفروری (پریس نوٹ) حافظ تقی الدین پریس سکریٹری سٹی جمعیۃ کی اطلاع کے مطابق سٹی جمعیۃ علماء کاماریڈی کے زیر اہتمام مسجد وخانقاہ حضرت بی بی آمنہؒ جمعیۃ نگر راجم پیٹ کالونی کاماریڈی میں بتاریخ 5 شعبان المعظم 1444ھ 26/فروری 2023 بروز یکشنبہ بعد نماز عشاء بصدارت محترم حافظ محمد مشتاق احمد حلیمی زید مجدہ نائب صدر جمعیۃ علماء ضلع کاماریڈی انشاء اللہ منعقد ہوگا، جس بحیثیت مہمان خصوصی مولانا مفتی سید منور صاحب دامت برکاتہم استاذ مدرسہ معراج العلوم حفیظ پیٹ حیدرآباد کے علاوہ محترم مولانا منظور عالم مظاہری صاحب جنرل سکریٹری جمعیۃ علماء منڈل کاماریڈی ومحترم مولانا حافظ شیخ ندیم صاحب منہاجی جنرل سکریٹری جمعیۃ علماء ضلع میدک، محترم مولانا شعیب خان قاسمی صاحب رکن جمعیۃ علماء ضلع کاماریڈی بحیثیت مدعوئین خصوصی کے شرکت فرمائیں گے۔ عامۃ المسلمین سے کثیر تعداد میں شرکت کی پرخلوص گذارش کی ہے، نوٹ بعد نماز مغرب طلباء وطالبات کا دلچسپ تعلیمی مظاہرہ ہوگا نیز حاضرین اجلاس کے لیے عشائیہ کا نظم رہے گا انشاء اللہ۔ مزید تفصیلات کے لیے رابطہ کریں 9866565786_9676705785


www.asrehazir.com asrehazirportal
9908079301 9959279301 asrehazir@gmail.com

عصرِ حاضر ای پیپر
باخبر، پُراثر، نقیبِ فکر و نظر
ASR-E-HAZIR
آئینۂ دکن
26 ؍فروری 2023ء بروزِ اتوار

# اڈانی معاملہ میں مرکز کیوں خاموش ہیں؟ سی بی آئی، ای ڈی اور آر بی آئی صرف سیاسی انتقام کیلئے ہیں؟ کویتا

حیدرآباد 25 فروری (عصر حاضر نیوز) تلنگانہ کی حکمران جماعت بی آر ایس کی رکن

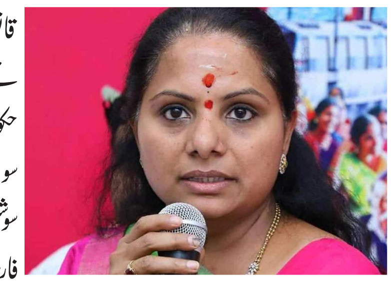

قانون ساز کونسل کے کویتا نے بی جے پی کی مرکزی حکومت پر اڈانی معاملہ پر سوالات کی بوچھار کردی۔ سوشل میڈیا کے اہم پلیٹ فارم ٹوئیٹر پر سرگرم کویتا نے اس خصوص میں مرکزی حکومت کو نشانہ بناتے ہوئے کہا کہ اڈانی گروپ کی سرمایہ کاری والی ایل آئی سی کمپنی کے ہولڈنگس کی قدر خریدی کی قیمت سے 11 فیصد گھٹ گئے ہیں۔ مودی حکومت کو ان لاکھوں متوسط درجہ کے افراد سے کیا کہنا ہے جنہوں نے ایل آئی سی میں سرمایہ کاری کی تھی؟ سی بی آئی، ای ڈی، آر بی آئی اس پر کیوں خاموش ہیں یا پھر یہ ادارے صرف سیاسی انتقام کیلئے ہیں؟ انہوں نے کہا کہ ان کی پارٹی بی آر ایس، اڈانی گھوٹالے پر جے پی سی کا مطالبہ کرتی ہے۔ انہوں نے 28 جنوری کو کئے گئے اپنے ٹوئیٹ کو بھی ٹیگ کیا جس میں انہوں نے کہا تھا کہ اڈانی پر رپورٹ کے بعد ایل آئی سی اور سی بی آئی کی قدر میں گراوٹ، اتار چڑھاو ہورہا ہے۔ انہوں نے مرکزی وزیر فائنانس نرملا سیتارمن اور سیبی سے درخواست کی تھی کہ وہ نہ صرف بحالی کے اقدامات کریں بلکہ کئی ملین سرمایہ کاروں کے ساتھ ساتھ ان منحصر افراد سے بھی تبادلہ خیال کرے جو اس معاملہ کے سبب متاثر ہیں۔

# حیدرآباد میں کتے کاٹنے کے متعدد واقعات
## احتیاطی اقدامات پر بلدیہ کی بیداری مہم

حیدرآباد 25 فروری (عصر حاضر نیوز) گریٹر حیدرآباد میونسپل کارپوریشن (جی ایچ ایم سی) نے شہر میں کتوں کے کاٹنے کے بڑھتے واقعات پر عوام بالخصوص اسکولی طلبہ میں بیداری پیدا کرنے اور احتیاط کے اقدامات کئے ہیں۔ اسی کے حصہ کے طور پر شہر کے موسی پیٹ، گاجولارامارم اور سیری لنگم پلی علاقوں کے بلدی سرکلس میں طلبہ میں یہ بیداری پروگرام منعقد کئے گئے۔ ان طلبہ میں پمفلٹس تقسیم کئے گئے اور ان کو سڑکوں پر گھومنے والے آوارہ کتوں سے بچنے کے طریقوں کے بارے میں واقف کروایا گیا۔ جی ایچ ایم سی، عوامی مقامات پر غلاظت اور جانوروں سے نکلنے والی اشیا کو پھینکنے والے گوشت کی دکانات کے مالکین کے خلاف کارروائی بھی کرے گی۔

# وندے بھارت ٹرینوں کی تیاری کا ٹنڈر
## حیدرآباد کی کمپنی بھی دوڑ میں شامل

حیدرآباد 25 فروری (عصر حاضر نیوز) وندے بھارت ٹرینوں کی تیاری کے

ٹنڈر کے دوڑ میں حیدرآباد کی کمپنی میدھا سرو وڈائیو بھی شامل ہے۔ اس نے فرانسیسی کمپنی اسٹلم کے ساتھ بولی کے عمل میں حصہ لیا تاکہ 100 وندے بھارت ٹرینیں تیار کی جاسکیں۔ انڈسٹری کے ماہرین کے مطابق المونیم سے بنی وندے بھارت 100 ٹرینوں کے مصارف امکان ہے کہ 30 ہزار کروڑ روپئے ہوں گے۔ ہندوستانی ریلویز کی جانب سے پہلی مرتبہ المونیم کی ٹرینیں استعمال کی جائیں گی۔ مالیاتی بولی توقع ہے کہ جلد ہی شروع کی جائے گی۔ چینئی کی انٹی گرل کوچ فیکٹری کے سابق جنرل منیجر سُدھانشو مانی نے کہا کہ ہلکی اور بجلی کی بچت والی المونیم سے بنی ٹرینوں کو چلایا جائے گا۔ پونے میٹرو اور گرگاوں لائٹ ریل میں المونیم کا استعمال کیا گیا ہے تاہم پہلی مرتبہ ہندوستانی ریلویز اس کا استعمال کررہا ہے۔ حکومت اگست 2023 تک 75 وندے بھارت ٹرینیں متعارف کرنے کا منصوبہ رکھتی ہے۔ ہندوستانی ریلویز نے حالیہ بجٹ میں 2.6 ٹریلین روپئے کے سب سے زیادہ سرمایہ مصارف کی نشاندہی کی ہے۔

# تلنگانہ میں کونسل کے انتخابات کے بعد گروکل اسکولس میں 11,687 عہدوں کو پُر کرنے اعلامیہ کی اجرائی کا منصوبہ

حیدرآباد 25 فروری (عصر حاضر نیوز) تلنگانہ میں قانون ساز کونسل کے انتخابات کے بعد ریاستی حکومت گروکل اسکولس میں

مخلوعہ 11687 عہدوں کو پُر کرنے کے لئے اعلامیہ کی اجرائی کا منصوبہ رکھتی ہے۔ اس سلسلہ میں تلنگانہ ریزیڈنشیل ایجوکیشنل انسٹی ٹیوٹ رکروٹمنٹ بورڈ نے اقدامات میں تیزی پیدا کردی ہے۔ ان عہدوں پر تقرری کے لئے ہونے والے امتحان کے سلسلہ میں منصوبہ تیار کیا جارہا ہے۔ بی سی، ایس سی، ایس ٹی، اقلیتی محکمہ جات کو گروکل اسکولس میں مخلوعہ عہدوں کی نشاندہی کرنے کی ہدایت دی گئی تھی جس کے بعد جملہ 9096 عہدوں کو پُر کرنے کے لئے تجویز حکومت کو بھیجی گئی۔ اس کی منظوری بھی حکومت کی جانب سے دے دی گئی ہے۔ حکومت نے اضافی طور پر 33 بی سی گروکل اسکولس اور 15 گروکل ڈگری کالجس کی منظوری دی ہے۔ ان میں حکومت کی جانب سے منظورہ 2591 عہدوں کو پُر کرنے سے محکمہ فائنانس نے اتفاق کیا ہے۔ اس طرح گروکل اسکولس میں جملہ 11687 عہدوں کو پُر کیا جائے گا۔ ان عہدوں میں لکچرر، پرنسپل اور دیگر عہدے شامل ہیں۔ اس خصوص میں اعلامیہ کی اجرائی اور امتحانی تاریخ کو حتمی شکل دینے کے لئے منصوبہ تیار کیا گیا ہے۔ تلنگانہ ریزیڈنشیل ایجوکیشنل انسٹی ٹیوٹ رکروٹمنٹ بورڈ کی جانب سے اس ضمن میں مساعی کی جارہی ہے۔ بورڈ نے پہلے ڈگری اور جونیر کالجس میں لکچررس کے عہدوں کو پُر کرنے کا بھی فیصلہ کیا ہے۔ بعد ازاں پرنسپل کے عہدوں کو پُر کیا جائے گا۔ ساتھ ہی ساتھ پرنسپل، ٹی جی ٹی کے بعد سینئر اسسٹنٹ، جونیر اسسٹنٹ، آرٹس اینڈ کرافٹس، اسٹاف نرس کے عہدوں کو پُر کیا جائے گا۔

# تلنگانہ کے ضلع عادل آباد میں ایک شیرنی تین بچوں کے ساتھ پائی گئی

حیدرآباد 25 فروری (ذرائع) تلنگانہ کے ضلع عادل آباد میں ایک شیرنی اپنے تین بچوں کے ساتھ پائی گئی۔ یہ واقعہ ضلع

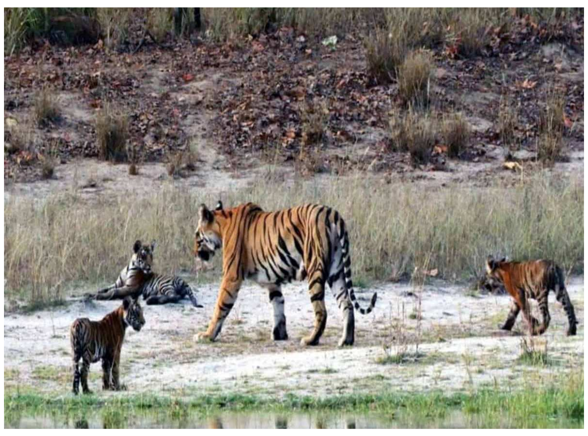

کے پیپل کوٹ گاوں میں پیش آیا جس کا ویڈیو وائرل ہوگیا۔ یہ ویڈیو سڑک سے گذرنے والے ایک شخص نے لاری میں بیٹھ کرلیا جس کے وائرل ہونے کے ساتھ ہی علاقہ میں رہنے والوں میں خوف پایا جاتا ہے۔ یہ لاری، چانکا کوراٹا بین ریاستی پراجکٹ کے کام کے حصہ کے طور پر تعمیراتی سامان کے ساتھ جارہی تھی۔ اس ویڈیو میں دیکھا جاسکتا ہے کہ ایک شیرنی اپنے دونوں بچوں کے ساتھ رات کے اندھیرے میں سڑک سے گذر رہی ہے۔ یہ سڑک کھیتوں کے درمیان ہے۔ اسی دوران گولاگھاٹ، پیپل کوٹ، نیپانی، گنجالا، ارلی، دھنورا، کارانجی اور دیگر مواضعات میں رہنے والوں نے محکمہ جنگلات کے عہدیداروں کو مطلع کیا اور ان سے درخواست کی کہ وہ اس شیرنی کو جنگل واپس بھیجنے کے لئے اقدامات کرے۔ عہدیداروں نے بتایا کہ اس شیرنی کا تعلق پڑوسی ریاست مہاراشٹر کے تپیشور ٹائیگر ریزرو سے ہے۔ یہ ریزرو، ایوت محل علاقہ میں ہے تاہم یہ شیرنی پین گنگا دریا کو پار کرتے ہوئے اپنے بچوں کے ساتھ تلنگانہ میں داخل ہوئی۔ یہ شیرنی گذشتہ سال نومبر کے پہلے ہفتہ میں عادل آباد کے جنگلات میں دیکھی گئی تھی تاہم وہ 30 نومبر کو ریزرو واپس ہوگئی۔ اس واقعہ کے ویڈیو کے ساتھ ہی مقامی افراد رات کو گھروں سے نکلنے میں خوف محسوس کررہے ہیں۔

# شراب گھوٹالہ معاملہ، کویتا کے سابق آڈیٹر کی عدالتی تحویل میں توسیع

حیدرآباد 25 فروری (یواین آئی) دہلی کی راس ایونیو کی خصوصی عدالت نے شراب گھوٹالہ معاملے میں تلنگانہ کی حکمران جماعت بی

آر ایس کی رکن قانون ساز کونسل کے کویتا کے ایم ایل سی کویتا کے سابق آڈیٹر جی بچی بابو کی عدالتی تحویل میں توسیع کردی۔ 8 فروری کو بابو کو سی بی آئی نے گرفتار کیا تھا اور عدالت نے انہیں 14 دنوں کے لیے عدالتی تحویل میں بھیج دیا تھا۔ اس تحویل کے اختتام کے بعد ان کو مرکزی جانچ ایجنسی نے ایک بار پھر عدالت میں پیش کیا اور عدالت میں تحقیقات کی پیش رفت کی تفصیلات سے واقف کروایا۔ ایجنسی نے ان کو مزید 14 دن کی حراست میں توسیع کی درخواست کی۔ عدالت نے سی بی آئی کی درخواست پر بابو کی تحویل میں توسیع کی ہدایت دی۔ اس معاملہ کی آئندہ سماعت 3 مارچ تک ملتوی کردی گئی۔

# گائے کو قومی جانور قرار دینے کے مطالبہ کرتے ہوئے حیدرآباد میں بی جے پی کے دفتر کے گھیراو کی کوشش

حیدرآباد 25 فروری (عصر حاضر نیوز) گائے کو قومی جانور قرار دینے کا مطالبہ کرتے ہوئے گاتلسی فاؤنڈیشن کے چیئرمین شیوکمار کی قیادت میں حیدرآباد میں بی جے پی کے دفتر کا گھیراؤ کرنے کی کوشش کی گئی۔ شیوکمار نے 14 فروری کو کاؤ ہگ ڈے کے طور پر منانے اور اس فیصلہ کو واپس لینے پر مرکزی حکومت پر شدید نکتہ چینی کی۔ نامپلی میں واقع بی جے پی کے دفتر کا گھیراؤ کرنے کے لیے منٹ کمپاؤنڈ میں ترشکتی ہنومان مندر سے نکلنے والے ان افراد کو پولیس نے روک دیا۔ جب انہوں نے پولیس کی رکاوٹوں کو توڑ کر آگے بڑھنے کی کوشش کی تو پولیس اور احتجاجیوں کے درمیان بحث و تکرار ہوئی۔ بعد ازاں پولے نے شیوکمار اور دیگر احتجاجیوں کو حراست میں لے کر پولیس اسٹیشن منتقل کردیا۔ شیوکمار نے اس موقع پر گائے کی اموات پر توجہ نہ دینے پر مرکزی اور ریاستی حکومتوں پر تنقید کی۔ ان کا کہنا تھا کہ بی جے پی اقتدار کے لیے ہندوتوا کی آڑ میں سیاست کررہی ہے۔ شیوا کمار نے واضح کیا کہ گائے کو قومی جانور قرار دینے تک تحریک جاری رہے گی۔

# کاغذنگر میں ریٹائرڈ ایمپلائیز اسوسی ایشن آفس میں حج درخواست فارمس کی اجرائی

آصف آباد:25 فروری (عصر حاضر نیوز) کمرم بھیم آصف آباد ضلع کے کاغذنگر میں ریٹائرڈ ایمپلائیز اسوسی ایشن آفس میں عازمین حج 2023 کے درخواست فارمس کی اجرائی عمل میں آئی۔ پروگرام کا آغاز تلاوت قرآن کریم مولانا انتخاب عالم امام وخطیب جامع مسجد کاغذنگر سے ہوا- فارمس کی رسم اجراء بدست خواجہ عارف احمد سنٹرل حج ٹرینر اور صدام حسین چیئرمین میونسپل کاغذنگر، ضلع پریشد وائس چیئرمین کونیرو کرشنا کے ہاتھوں عمل میں لائی گئی- اس موقع پر سکریٹری حج سوسائٹی کاغذنگر مفخم احمد نے کہا کہ حج 2023ء کے لئے درخواست فارمس کی اجرائی عمل میں آئی ہے۔ ہر سال کی طرح امسال بھی عازمین حج کمرم بھیم آصف آباد ضلع کو فارمس بھرنے کے لئے اور ٹیکہ اندازی کے لیے مؤثر اقدامات کئے جائیں گے اور تربیتی پروگرام بھی منعقد کیا جاگا۔ ایرپورٹ تک عازمین حج کی رہنمائی کی جائے گی۔ عازمین 10 مارچ تک فارمس کو آن لائن داخل کرسکتے ہیں۔ آخری تاریخ 10 / مارچ 2023 ہوگی۔ نوازٹورس اینڈ ٹراویلس کاغذنگر مفخم احمد کی آفس پر بھی ۸ فارمس مفت آن لائن کئے جائیں گے۔ چیئرمین بلدیہ کاغذنگر صدام حسین نے کہا کہ کاغذنگر حج سوسائٹی تقریبا 15 برسوں سے عازمین کے لئے خدمات انجام دے رہی ہے۔ انہوں نے مفخم احمد سکریٹری کو اور تمام سوسائٹی کے ممبرس کو مبارکباد پیش کی۔ انہوں نے کہا کہ تلنگانہ حکومت عازمین حج 2023ء کے لئے سارے انتظامات کی ذمہ داری لی ہے۔ ہم چیف منسٹر کے سی آر سے اظہار تشکر کرتے ہیں۔ خواجہ عارف احمد ٹرینر سنٹرل حج کمیٹی نے کہا کہ عازمین اللہ تعالی کے مہمان ہوتے ہیں۔ ان کی خدمت کرنا بڑی ہی خوش نصیبی کی بات ہے۔ ہم تقریباً 30 برسوں سے عازمین حج کی خدمات انجام دے رہے ہیں، آگے بھی اللہ چاہے گا تو ضرور انجام دیں گے۔ انہوں نے کہا کہ تمام عازمین آصف آباد ضلع کو 10 مارچ سے پہلے فارمس آن لائن داخل کروانے اور پاسپورٹ کی بھی تجدید کا مشورہ دیا۔ بہت جلد عازمین کے لئے تربیتی پروگرام بھی منعقد ہوگا۔ انہوں نے کاغذنگر حج سوسائٹی کے ممبرس سکریٹری مفخم احمد اور سنٹرل ٹرینر حج کمیٹی عبدالخلیل کو بھی مبارکباد پیش کی۔

# حکیم اجمل خان کے 155 ویں یوم پیدائش کے موقع پر دوروزہ نمائش کا انعقاد

حیدرآباد: حکیم اجمل خان کے 155 ویں یوم پیدائش کی یاد میں یونانی ڈے کے موقع پر، عوامی صحت کے لیے یونانی (ہربل) کی

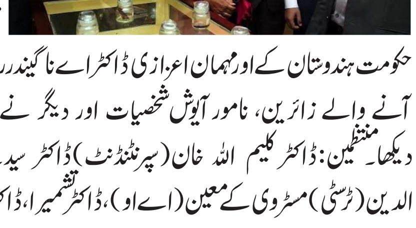

دوروزہ 25 اور 26 فروری 2023 کو نمائش کا اہتمام العارف جنرل ہاسپٹل اور جامعہ یونیورسٹی کے تعاون سے کیا گیا ہے۔ یہ تقریب ہسپتال کے چیئرمین مرحوم سید محمد عارف الدین جیلانی رحمۃ اللہ علیہ کے پہلے عرس کے موقع پر ہوئی۔ مہمان خصوصی ایم پرشانتی آئی اے ایس محکمہ آیوش، مہمان خصوصی ڈاکٹر وسیم الرحمان IRS Addl. کمشنر انکم ٹیکس محکمہ، حکومت ہندوستان کے اور مہمان اعزازی ڈاکٹر اے ناگیندر ریڈی، ڈائریکٹر، سالارجنگ میوزیم نے تقریب کا افتتاح کیا۔ دنیا بھر سے آنے والے زائرین، نامور آیوش شخصیات اور دیگر نے صحت عامہ کے لیے 350 سے زیادہ یونانی سنگل دوائیوں کو دیکھا۔ منتظمین: ڈاکٹر کلیم اللہ خان (سپرنٹنڈنٹ) ڈاکٹر سید۔ توحید احمد (ڈائریکٹر)، ڈاکٹر محمد۔ نجیب خان (ڈائریکٹر)، محمد سمیع الدین (ٹرسٹی) مسٹروی کے معین (اے او)، ڈاکٹر تشمیرا، ڈاکٹر خورشید، درخشن، مشیر محمود، اویس، نور، سلیم صاحب اور دیگر۔


www.asrehazir.com
asrehazirportal
9908079301 9959279301 asrehazir@gmail.com

# افریقی یونین کے اجلاس سے اسرائیلی وفد کا اخراج

افریقی یونین کا سربراہی اجلاس میں اسرائیل کی شرکت: افریقی برِّ اعظم کے پچپن ممالک کی عظیم تنظیم" افریقی یونین" کا چھتیسواں سربراہی اجلاس ایتھوپیا کے دار الحکومت:" ادیس ابابا" میں، بہ روز: سنیچر، 18 / فروری 2023 کو منعقد ہوا۔ غاصب اسرائیل کا ایک وفد خاموشی سے اس سربراہی اجلاس کے افتتاحی نشست میں گھس گیا۔ سکیورٹی پر تعینات عملے کو جب معلوم ہوا کہ اسرائیلی وفد، اس اجلاس میں گھسا ہوا ہے؛ تو وہ فوراً وہاں پہنچے۔ اسے اجلاس سے نکلنے کو کہا گیا؛ مگر وہ بحث ومباحثہ میں لگا رہا۔ پھر سکیورٹی عملے نے اسے وہاں سے باہر کا راستہ دکھایا۔ سوشل میڈیا پر اس واقعہ کی ایک ویڈیو وائرل ہوئی ہے، جس میں صاف یہ دکھ رہا ہے کہ اسرائیلی وزارت خارجہ میں افریقی امور کی نائب ڈائریکٹر شیرون بارلی سکیورٹی گارڈ سے بحث ومباحثہ کر رہی ہے۔

اسرائیل کی رکنیت کے خلاف جنوبی افریقہ اور الجزائر کا احتجاج: غاصب اسرائیلی ریاست کی ایک لمبی مدت سے یہ کوشش تھی کہ کسی طرح اسے" افریقی یونین" میں مبصر رکن کا درجہ مل جائے؛ چناں چہ سن 2021 میں، افریقی یونین میں، اسے ایک مبصر رکن کا درجہ دیا گیا۔ مگر شروع سے ہی متعدد افریقی ممالک، جیسے: الجزائر، جنوبی افریقہ، جمہوریہ تونس، مصر، لیبیا، موریطانیہ وغیرہ کو اسرائیل کے" افریقی یونین" کا مبصر رکن بنائے جانے پر اعتراض رہا ہے۔ چناں چہ اس بار 18 / فروری کو ہو رہے افریقی یونین کے سربراہی اجلاس میں، اسرائیل کو شرکت سے روکنے کے لیے، متعدد ممالک جن میں سرفہرست جنوبی افریقہ اور الجزائر تھے نے شدید احتجاج کیا اور دباؤ ڈالا کہ اسرائیل کو شرکت کی اجازت نہیں دی جانی چاہیے۔ ان ممالک کا یہ کہنا ہے کہ" اسرائیل کو افریقی یونین میں مبصر رکن کا درجہ دینا، فلسطینیوں کی حمایت میں افریقی یونین کے موقف سے متصادم ہے۔" پھر ایسا ہی ہوا۔ مگر اسرائیلی امور خارجہ کی نائب ڈائریکٹر برائے افریقی امور شیرون بارلی اجلاس میں کسی دوسرے شخص کے نام جاری دعوت نامہ کا استعمال کرتے ہوئے داخل ہوگئی؛ اس لیے اسے باہر کا راستہ دکھایا گیا۔ افریقی یونین کا یہ عمل کسی طرح بھی غیر مناسب نہیں تھا؛ کیوں کہ اس اجلاس میں بلا دعوت کے شرکت کرنے والی اسرائیلی خاتون کی حیثیت بن بلائے مہمان کی سی تھی، جس کے ساتھ یہی ہونا چاہیے تھا۔

اسرائیلی وزارت خارجہ کا ردِّ عمل: افریقی یونین کے اس عمل پر غاصب اسرائیل کو چیں بجبیں ہونا تھا؛ لہذا وہ ہوا۔ اسرائیل کی وزارت خارجہ کے ترجمان نے افریقی یونین کے اس عمل پر ردِّ عمل کرتے ہوئے کہا ہے کہ" الجزائر اور جنوبی افریقہ شدت پسند اور یہود مخالف ممالک ہیں جنھیں ایران کنٹرول کر رہا ہے۔ اسرائیل اس مسئلہ کو سنجیدگی سے لے رہا ہے"۔ افریقی یونین کے اس عمل پر کچھ صہیونیت زدہ لوگوں کو بھی بڑی تکلیف ہو رہی ہے۔ وہ سوشل میڈیا پر شور مچا رہے ہیں کہ اسرائیل کو افریقی یونین میں ایک مبصر رکن کا درجہ حاصل ہے؛ چناں چہ اسرائیلی وفد کو اس طرح ذلیل نہیں کیا جانا چاہیے تھا۔

افریقی یونین کمیشن کے چیرمین کا بیان: افریقی یونین کمیشن کے چیرمین، موسی فقی محمد نے اپنے ایک بیان میں یہ واضح کیا ہے کہ" پچپن افریقی ممالک کے بلاک سے اسرائیل کی رکنیت بحیثیت مبصر معطل کر دی گئی ہے۔ اسرائیلی وفد کو جس حالیہ سربراہی اجلاس سے باہر کا راستہ دکھایا گیا ہے، اس اجلاس میں اسرائیلی حکومت کو شرکت کی دعوت نہیں دی گئی تھی"۔ مسٹر موسی کے بیان سے یہ واضح ہوتا ہے کہ یہ وفد ایک چور کی طرح چوری چھپے اجلاس میں شامل ہوا، جسے بروقت حفاظتی دستہ نے ڈھونڈھ نکالا اور اسے باہر کا راستہ دکھا دیا۔ اب الجزائر، سینگال، کیمرون، جنوبی افریقہ، عوامی جمہوریہ کونگو، روانڈا اور نائجیریا کے نمائندوں پر مشتمل ایک کمیٹی تشکیل دی گئی ہے۔ یہ کمیٹی اگلے برس کے افریقی یونین کے اجلاس کے موقع سے اسرائیل کی رکنیت بحیثیت مبصر برقرار رکھنے یا بالکل ختم کرنے کے حوالے سے فیصلے کا جائزہ لے گی۔

افریقی یونین میں اسرائیل کی رکنیت؟: اسرائیل کوئی افریقی ریاست نہیں ہے؛ بل کہ جہاں پر بظاہر اس کا وجود بحیثیت ریاست دکھائی دے رہا ہے، وہاں بھی اس کا وجود ناجائز طریقے سے ہے۔ وہ غاصب ہے۔ اس کے باوجود غاصب اسرائیل کا افریقی یونین میں مبصر رکن کی حیثیت سے شامل ہونا چہ معنی دارد؟ دوسری بات یہ ہے کہ جس اسرائیلی رکن کو اس افتتاحی اجلاس سے باہر کا راستہ دکھایا گیا تھا، اسے شرکت کی دعوت ہی نہیں دی گئی تھی؛ پھر اس کا اس طرح اجلاس میں گھس جانا، کیسے درست قرار دیا جاسکتا ہے؟ یہ ایک غیر اخلاقی عمل ہے۔ یہ بہت اہم نکتہ ہے؛ مگر کچھ صہیونیت زدہ لوگ اس نکتہ سے توجہ ہٹانے کی کوشش میں لگے ہیں اور وہ یہ پروپیگنڈہ کر رہے ہیں کہ اسرائیل افریقی یونین کا ایک مبصر رکن ہے، پھر وہاں سے اس طرح اسرائیلی رکن کو نکالنا، اسرائیلی ریاست اور اس کے رکن کی تذلیل وتوہین ہے۔ جس طرح شیرون بارلی بغیر دعوت کے، اس اجلاس میں پہنچ گئی، اس طرح کوئی بھی معزَّز شخص بغیر دعوت کے کسی کے پروگرام میں نہیں جاتا ہے۔ اب اگر کسی شخص کو یہ شوق لگا ہو کہ وہ اپنی پیشانی پر ذلیل لکھ کر، پوری دنیا میں گھومتا پھرے اور اپنی عزت خاک میں ملوائے؛ تو پھر اسے کون عزت مآب اور قابل احترام بنا سکتا ہے!

نابلس شہر میں اسرائیلی قابض افواج کی کاروائی: جنوبی افریقہ اور الجزائر کی طرف سے اسرائیل کا افریقی یونین کے مبصر رکن ہونے پر، سوال اٹھانا اور احتجاج کرنا، مناسب ہے۔ ہونا تو یہ چاہیے کہ عالمی برادری اسرائیل کے قاتلانہ اور ظالمانہ رویّہ کو پیش نظر رکھتے ہوئے، اس کو ہر عالمی فورم کی رکنیت سے محروم کر دے۔ ایک مہذب ریاست، قوم اور معاشرہ کیسے یہ برداشت کرسکتا ہے کہ اس کے ساتھ کسی بھی تنظیم، جماعت یا پروگرام میں، ایک ایسی ریاست ہو، جس کا دامن ہر وقت معصوم اور بے قصور لوگوں کے خون سے داغدار رہتا ہو! ابھی تازہ واقعہ ہے کہ 22 / فروری 2023 کو، صبح دس بجے اسرائیلی فوج درجنوں بکتر بند گاڑیوں اور خصوصی فوجی دستوں کے ساتھ، مغربی کنارے کے" نابلس شہر" میں، چھاپہ مارنے کے لیے داخل ہوئی۔ اسرائیلی فوج کو دو فلسطینی جوان: حسام اسلم اور محمد عبد الغنی مطلوب تھے؛ چناں چہ فوج نے ان کے گھروں کو محاصرہ میں لینے سے پہلے، شہر کے تمام داخلی راستے بند کر دیے۔ پھر فوج نے ان دونوں کو شہید کر دیا۔ اس کے بعد، اسرائیلی قابض افواج نے شہر میں، وسیع پیمانے پر خون خرابہ شروع کر دیا۔ اس کاروائی میں کم از کم دس فلسطینیوں کے شہید ہونے کی خبر ہے، جن میں ایک بچہ اور دو بوڑھے شامل ہیں؛ جب کہ سو کے قریب افراد زخمی ہوئے ہیں۔ دوسری طرف آج ہی نابلس شہر میں، صہیونی آبادکاروں نے فلسطینیوں کے زیتون کے 65 درختوں کو کاٹ دیا ہے۔ یہ پہلو قابل توجہ ہے سال رواں یعنی 2023 کے آغاز سے اب تک، اسرائیلی قابض افواج کے ہاتھوں 61 فلسطینی شہید ہو چکے ہیں، جن میں 13 بچے شامل ہیں۔

افریقی یونین کے فیصلے کا خیر مقدم: افریقی یونین کے جن ارکان نے اسرائیل کی رکنیت پر احتجاج کیا ہے، وہ فلسطینی عوام کے حقوق کی حمایت میں ہے۔ ان ممالک کی طرف سے یہ احتجاج قابل تعریف ہے، اسے ہمیں سراہنا چاہیے۔ ان ممالک کا اسرائیل کے خلاف یہ دباؤ بنانا بڑی اہمیت کا حامل ہے۔ پھر افتتاحی اجلاس سے اسرائیلی وفد کے اخراج کا فیصلہ، یہ وہ کارنامہ ہے جس پر ہر حسّاس اور انسانیت پسند شخص افریقی یونین کا خیر مقدم کرتا ہے۔ اس فیصلے نے یہ واضح کر دیا کہ افریقی یونین فلسطین اور فلسطینی عوام کے ساتھ ہے۔ اس فیصلے سے فلسطینی کاز کو تقویت ملے گی اور فلسطینیوں کا حوصلہ مزید بلند ہوگا، ان شاء اللہ۔

مضمون نگار: خورشید عالم داؤد قاسمی

## اظہار رائے

مراسلہ نگار کی رائے سے ادارہ کا اتفاق ضروری نہیں

### ترکیہ زلزلے میں نبیؐ کا موئے مبارک بھی شہید

جنوبی ترکیہ کا قدیم اور تاریخی شہر انطاکیہ جو کہ ترکیہ کا" باب الاسلام ہے" ترک سرزمین میں سب سے پہلے اسلام کا مقدس پیغام انطاکیہ (نیا نام ہاتائی) پہنچا، انطاکیہ (ترکی کا قدیم شہر) اور حلب (ملک شام کا قدیم شہر) یونیسکو کے قومی ورثے میں شامل دنیا کے معدودے قدیم ترین شہروں میں شامل ہے۔ کتب سماویہ میں بھی اور قرآن کریم میں بھی خصوصیت کے ساتھ اس شہر کا (انطاکیہ) ذکر ہوا ہے۔ انطاکیہ عیسائیوں کے نزدیک وہی مقام رکھتا ہے جس طرح مسلمانوں کی نظر میں مدینہ منورہ اور بیت المقدس ہے۔ انطاکیہ نامی اس قدیم شہر کو سیدنا ابوعبیدہ بن جراح رضی اللہ عنہ نے فتح کیا یہ مسیحیوں کا دوسرا متبرک ترین مقام ہے) انطاکیہ میں قائم حبیب النجارؒ نامی تاریخی جامع مسجد ترک تاریخ کی سب سے قدیم اور ریاست کے قدیم شہر انطاکیہ کی سب سے قدیم مسجد ہے۔ اس مسجد کو خلیفہ ثانی سیدنا عمر فاروق اعظمؓ کے مبارک دور (16ھ بمطابق 638ء) میں صحابہ کرامؓ نے تعمیر کیا تھا، الجزیرہ کی رپورٹ کے مطابق حالیہ ترکیہ کے زلزلے نے انسانی تاریخ کے بڑے بڑے آثار کو مٹا دیا ہے۔ افسوس کہ حالیہ زلزلے میں یہ مسجد بھی شہید ہوگئی ہے، اس کے اونچے مینارے زمیں بوس ہو چکے ہیں۔ مسجد تو از سر نو تعمیر ہو سکتی ہے مگر مقام افسوس اور امت مسلمہ کا نقصان عظیم یہ ہے کہ یہاں رسول اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی ریش (داڑھی) مبارک کا ایک بال یا کئی بال بھی محفوظ تھے، عمارت کے منہدم ہونے سے وہ بال مبارک بھی ملبے میں گم ہو گئے ہیں۔ جامع النجار اور اس کے اطراف کی کئی قدیم عمارتیں بھی تباہ ہو چکی ہیں۔ مسجد نجار سے چند کلومیٹر دور یونانیوں کا آرتھوڈکس کنیسہ بھی زلزلے میں زمیں بوس ہو گیا ہے۔ یہ کسی زمانے میں عیسائی پیشوا پوپ کا مستقر ہوا کرتا تھا، یہیں بیٹھ کر وہ روم سمیت پوری دنیا کے مسیحیوں کی قیادت کرتا تھا، اس کنیسے کو سیدنا عیسی علیہ السلام کے دو شاگرد دول پطرسؓ اور پولسؓ نے تعمیر کیا تھا۔ سٹیلائٹ تصاویر میں دیکھا جاسکتا ہے کہ کلیسا کے اوپر نصب سفید رنگ کی صلیب بھی ملبے میں پڑی ہوئی ہے۔ یہ وہی سرزمین ہے جہاں سیدنا موسی وخضر علیہما السلام اترے، جن کے باسیوں نے ان کی ضیافت سے انکار کر دیا، جہاں یتیموں کی گرتی دیوار کو دونوں نے سیدھا کیا۔ پھر وہیں سے دونوں جدا ہو گئے، امت محمدیہ کے امین حضرت ابوعبیدہ بن جراح کے مبارک قدم قدسیوں کی جماعت کے ساتھ یہاں پڑے اور ان کی جدوجہد سے یہ علاقہ اسلامی قلمرو میں شامل ہوا۔ 1084ء میں سلجوقیوں نے اس شہر (انطاکیہ) کو فتح کیا لیکن یہ صرف 14ء سال ہی ان کے قبضے میں رہا پھر صلیبی جنگیں شروع ہو گئیں اور مسیحیوں نے صرف 9ء ماہ کا طویل محاصرہ کر کے شہر پر قبضہ کر لیا اور مسلم آبادی کو ختم کر ڈالا۔ اگلی دو صدیوں تک یہ شہر مسیحیوں کے قبضے میں رہا، بالآخر 1268ء مسلمانوں نے انطاکیہ کو فتح کر کے صلیبیوں کا خاتمہ کر دیا بعد یہ ازاں شہر سلطنت عثمانیہ کا حصہ بنا اور ترک جمہوریہ قائم ہوئی اور انطاکیہ کا نام بدل کر ہاتائی (hatay) کر دیا گیا مگر یہ آج بھی انطاکیہ کے نام سے ہی مشہور رہے۔ اسکندر اعظم کے جرنیل سلیوکس اول نے اسے قائم کیا۔ 638ء میں بازنطینی شہنشاہ ہراکلیس کے دور حکومت میں مسلمانوں نے اسے فتح کیا۔ یہ قدیم شہر اب تک کئی بدترین آفات کا سامنا کر چکا ہے، قدرت کی حکمت کہ ہر صدی میں یہاں ایک ہولناک زلزلہ آتا ہے، انطاکیہ کی چودہ سو سالہ تاریخ کی اس بدترین آفت نے شہر کے قدیم تاریخی آثار کو بری طرح نقصان پہونچایا ہے۔ ہر بار شہر تباہ ہوا اور پھر اس کی تعمیر کیجاتی رہی، دستیاب تاریخ کے مطابق اب تک کا سب سے تباہ کن زلزلہ انطاکیہ میں 147ء اور 37ء قبل مسیح آیا تھا، پھر 115ء اور 458ء کو بھی زلزلہ آیا تھا اور 526ء کے زلزلے میں ڈھائی لاکھ افراد لقمہ اجل بنے، جب کہ 1054ء کے زلزلے میں یہاں دس ہزار افراد ہلاک ہوئے تھے، جیولوجکل طور پر یہ شہر ہر وقت زلزلوں لئے تیار رہتا ہے، اسی طرح پورا ترکی اور شام بھی زلزلوں والی پٹی پر واقع ہے۔

غیاث الدین دھام پوری (بجنور)
محلہ بندو قچیان متصل مسجد پلکھن والی

### اے عقل مند جھوٹ کو چمکا کے سانچ کر

فن کار ہے تو اپنے ہنر کی بھی جانچ کر
دو اور دو کو چھ نہیں کرتا تو پانچ کر
ہیں تیرے کتنے کام کے بے کار کس قدر
دریاؤں کو کھنگال ستاروں کی جانچ کر
لے لے نہ سارے شہر کو اپنی لپیٹ میں
سر میں سلگ رہی ہے جو ٹھنڈی وہ آنچ کر
سچ بولنے کی تاب نہیں ہے تو کم سے کم
اے عقل مند جھوٹ کو چمکا کے سانچ کر
کب تک زمیں مکاں زن وفرزند کاروبار
ہستی کا حل بھی ڈھونڈ کوئی سونچ سانچ کر
مٹی بھی تیری دیکھ کے اگلے گی سیم وزر
اپنے لہو سے چھوڑ اسے سینچ سانچ کر
ہیرے کو کون پوچھنے والا ہے اے عزیز
ہیرے کو چھیل چھال کے چمکا کے کانچ کر


www.asrehazir.com asrehazirportal
9908079301 9959279301 asrehazir@gmail.com

# جرائم وحادثات

## حیدرآباد سنٹرل یونیورسٹی میں طلبہ کے دو گروپس میں تصادم

حیدرآباد 25 فروری (یواین آئی) حیدرآباد سنٹرل یونیورسٹی میں طلبہ کے دو گروپس میں تصادم ہوگیا۔اے بی وی پی اور ایس ایف آئی طلبہ تنظیموں سے وابستہ طلبہ نے اے ایک دوسرے پر حملہ کردیا جس کے نتیجہ میں یونیورسٹی میں ماحول کشیدہ ہوگیا۔اس واقعہ میں بعض طلبہ زخمی ہوگئے۔جلد ہی یونیورسٹی میں طلبہ یونین کے انتخابات ہونے والے ہیں۔ان انتخابات کے پیش نظر دیواروں پر پوسٹ لگانے کے مسئلہ پر ان طلبہ میں ہوئے جھگڑے نے ہاتھاپائی کی جگہ لے لی۔اس واقعہ کی شکایت گچی باولی پولیس اسٹیشن میں دونوں طلبہ تنظیموں نے ایک دوسرے کے خلاف کی۔پولیس نے اس خصوص میں ایک معاملہ درج کرکے جانچ شروع کردی۔

## نظام آباد: میڈیکل کالج میں ایم بی بی ایس فائنل ائیر کے طالب علم نے خودکشی کرلی

حیدرآباد 25 فروری (عصر حاضر نیوز) تلنگانہ کے ضلع ورنگل میں پی جی میڈیکل طالبہ کی خودکشی کی کوشش کے معاملہ کو لوگ پوری طرح فراموش بھی نہیں کرپائے تھے کہ ضلع نظام آباد میں ایک میڈیکل طالب علم نے خودکشی کرلی۔اس واقعہ سے سنسنی پھیل گئی۔تفصیلات کے مطابق نظام آباد ڈسٹرکٹ گورنمنٹ میڈیکل کالج میں ایم بی بی ایس فائنل ایئر کی تعلیم حاصل کرنے والے ایک طالب علم نے خودکشی کرلی۔ یہ واقعہ آج صبح سامے آیا۔سرکاری میڈیکل کالج میں ایم بی بی ایس آخری سال کے طالب علم 22 سالہ ہرشا نے اپنے ہاسٹل کے کمرے میں پھانسی لگا کر خودکشی کرلی۔اس انتہائی اقدام کی وجہ معلوم نہ ہوسکی۔ پولیس کو شبہ ہے کہ ہرشا کل رات اپنے ساتھی طلبہ کے ساتھ تھا، رات کے کھانے کے بعد اس نے اپنے کمرے میں جاکر یہ انتہائی اقدام کیا۔نظام آباد 1 ٹاؤن پولیس نے اطلاع پر موقع پر پہنچ کر اس معاملہ کی جانچ شروع کردی۔لاش کو پوسٹ مارٹم کے لیے ڈسٹرکٹ جنرل اسپتال منتقل کردیا گیا۔پولیس اس خودکشی کی وجوہات کا پتہ چلانے کی کوشش کررہی ہے۔ہرشا کا تعلق منچریال ضلع کے چنتا گوڑا گاؤں سے ہے۔ہرشا کے والدسرینواس ملازمت کے سلسلے میں خلیجی ملک میں ہیں۔

## چوروں نے دو مکانات سے 12 تولے طلائی زیورات اور نقروی زیورات کی چوری کرلی

حیدرآباد 25 فروری (عصر حاضر نیوز) شہر حیدرآباد کے راجندر نگر علاقہ میں چوروں نے دو مکانات میں گھس کر 12 تولے کے طلائی زیورات اور نقروی زیورات کی چوری کرلی۔ یہ واردات کل شب پیش آئی۔چوروں نے پہلے حمایت ساگر میں ایک مکان میں چوری کی جہاں وہ 12 تولے کے طلائی زیورات کے ساتھ ساتھ 50 ہزار روپئے نقد رقم لے کر فرار ہوگئے۔دوسرے معاملہ میں چوروں نے قسمت پور کے ایک مکان کو نشانہ بنایا جہاں سے انہوں نے پانچ تولے کے طلائی زیور اور نقد رقم کی چوری کرلی۔ پولیس نے دونوں مقامات پر ہوئی چوری کی وارداتوں کی شکایت پر معاملات درج کرلئے ہیں۔

## دو لڑکوں کی ایک لڑکی سے محبت دوست کے ہاتھوں دوست کا قتل

حیدرآباد 25 فروری (عصر حاضر نیوز) ایک ہی لڑکی سے دو دوستوں کی محبت کے بعد ایک دوست نے دوسرے دوست کا قتل کردیا۔ یہ واردات شہر حیدرآباد کے نواحی علاقہ میں پیش آئی۔تفصیلات کے مطابق نوین اور ہری ہرا نامی دو نوجوان جو کہ دوست ہیں ایک ہی لڑکی سے محبت کرے تھے تاہم، ہری ہرا نے اس مسئلہ پر نوین پر برہمی کا اظہار کرتے ہوئے کہا کہ وہ بھی اسی لڑکی سے محبت کرتا ہے۔اس کو شبہ تھا کہ وہ اپنے دوست کے ساتھ اس لڑکی سے محروم ہوجائے گا۔اس طرح اس نے نوین کو قتل کرنے کا منصوبہ بنایا۔اس کے حصہ کے طور پر ہری ہرا نے نوین کو بے دردی سے قتل کردیا اور بعد ازاں اس کی لاش کو کھائی میں پھینک کر فرار ہوگیا۔

## زیر جامہ چھپا کر لایا گیا سونا شمس آباد ایر پورٹ پر ضبط

حیدرآباد 25 فروری (ایجنسی) زیر جامہ چھپا کر لائے گئے سونے کو شہر حیدرآباد کے شمس آباد ایر پورٹ پر کسٹم کے عہدیداروں نے دبئی سے حیدرآباد پہنچے ایک مسافر کے پاس سے ضبط کیا۔ یہ مسافر کل شب فلائٹ نمبر Ek528 کے ذریعہ ریاستی دارالحکومت پہنچا تھا۔اس کے پاس سے 823 گرام سونا جو دو پیاکٹس میں لایا گیا تھا ضبط کیا گیا۔اس سونے کی مالیت 47 لاکھ روپئے ہے۔ پرانا شہر سے تعلق رکھنے والے اس مسافر سے کسٹم کے عہدیدار اس ضبط سونے کے بارے میں پوچھ گچھ کررہے ہیں۔ایر انٹلی جنس یونٹ حیدرآباد کسٹم نے ایک اطلاع پر یہ کارروائی کی۔کسٹم کے عہدیدار اس معاملہ کی جانچ کررہے ہیں۔واضح رہے کہ جنوبی ہند کے اس سرکردہ ایر پورٹ پر حالیہ دنوں کے دوران سونے کی اسمگلنگ کے واقعات میں اضافہ ہوا تاہم کسٹم کے عہدیداروں کی چوکسی کے سبب بڑے پیمانہ پر سونے کی ضبطی کی جارہی ہے۔

## اڈیشہ: سڑک حادثہ میں سات افراد ہلاک

بھونیشور،25 فروری (ذرائع) اڈیشہ میں جاج پور ضلع کے دھرم شالہ تھانہ علاقے میں نیشنل ہائی وے-16 پر ہفتہ کی صبح ایک بھیانک سڑک حادثہ پیش آیا، جس میں سات لوگوں کی موت ہوگئی۔ ذرائع نے بتایا کہ حادثہ اس وقت پیش آیا جب کولکاتہ سے آنے والا ایک ٹرک نیلا پور سنٹرل بینک کے قریب سڑک کے کنارے کھڑے دوسرے ٹرک سے ٹکرا گیا۔ یہ ٹرک ایک دن پہلے جمعہ کو حادثے کا شکار ہونے کے بعد سڑک پر کھڑا کردیا گیا تھا۔انہوں نے بتایا کہ حادثے میں چھ افراد موقع پر ہی ہلاک ہوگئے، جبکہ ایک دوسرے نے اسپتال لے جاتے ہوئے راستے میں ہی زخموں کی تاب نہ لاتے ہوئے دم توڑ دیا۔ یہ سبھی کولکاتہ علاقے کے رہنے والے تھے۔ ہلاک ہونے والوں میں ٹرک کا ڈرائیور بھی شامل ہے جس نے سڑک پر کھڑے ٹرک کو پیچھے سے ٹکر ماردی تھی۔ اطلاع ملنے پر چندیکھول سے فائر بریگیڈ کے عملے نے چھ لاشیں نکالیں اور اہلکاروں نے ایک شدید زخمی کو قریبی اسپتال منتقل کرنے کی کوشش کی تاہم وہ راستے میں ہی دم توڑ گیا۔حادثے کے بعد، آس پاس کے گاوں کے مشتعل لوگوں نے سڑک کے کنارے کھڑے ٹرک کو ہٹانے میں پولیس کی ناکامی کے خلاف احتجاج کرتے ہوئے روڈ جام کردیا۔

## مدھیہ پردیش: ضلع سیدھی میں ٹرک اور دو بسوں میں خوفناک تصادم، 15 افراد ہلاک

سیدھی: 25/فروری (عصر حاضر نیوز) مدھیہ پردیش کے ضلع سیدھی کے چرہٹ تھانہ علاقے میں سیدھی-ریوا روڈ پر دیر رات ایک ٹرک کے کم از کم دو بسوں سے ٹکرانے کے خوفناک حادثے میں 15 افراد ہلاک ہوگئے۔ چرہٹ کے سب ڈویژنل مجسٹریٹ ایس پی مشرا نے یواین آئی کو بتایا کہ اس حادثے میں اب تک 15 افراد ہلاک ہوچکے ہیں۔ کچھ زخمیوں کو بہتر علاج کے لیے ریوا بھیجا گیا ہے۔ وہیں کچھ شدید زخمیوں کو گروگرام کے ایک پرائیویٹ اسپتال میں منتقل کرنے کی تیاریاں کی جارہی ہیں۔ بتایا گیا ہے کہ سیدھی ضلع سے کچھ فاصلے پر واقع ستنا ضلع میں مرکزی وزیر داخلہ امت شاہ کی موجودگی میں منعقدہ پروگرام میں شرکت کے بعد گاؤں والے بسوں کے ذریعے سیدھی ضلع واپس آرہے تھے۔ چرہٹ تھانہ علاقے کے موہنیا ٹنل علاقے میں ایک جگہ تین بسوں کو روکا گیا تھا۔اسی دوران تیز رفتار ٹرک نے بسوں کو ٹکر ماردی۔ جس کی وجہ سے دو بسوں کو شدید نقصان پہنچا اور ایک بس کو نسبتاً کم نقصان پہنچا ہے۔ بتایا گیا ہے کہ ٹرک میں سیمنٹ کی بوریاں لدی ہوئی تھیں۔حادثے کے فوراً بعد وہاں موجود لوگوں اور آس پاس کے گاؤں والوں کی مدد سے مسافروں کو بسوں سے نکالنے کی کوشش کی گئی۔ اطلاع ملتے ہی سیدھی کلکٹر اور پولیس سپرنٹنڈنٹ بھی راحت اور بچاؤ ٹیم کے ساتھ موقع پر پہنچ گئے۔ حادثہ تقریباً 9:30 بجے پیش آیا۔ اطلاع ملنے پر وزیر اعلیٰ شیوراج سنگھ چوہان نے فوری طور پر سیدھی اور ریوا ضلع انتظامیہ کے افسران کو ضروری اقدامات کرنے کی ہدایت دی۔ دیر رات وزیر اعلیٰ شیوراج چوہان اور بھارتیہ جنتا پارٹی کے ریاستی یونٹ کے صدر وشنو دت شرما بھی موقع پر پہنچے اور اسپتال پہنچ کر زخمیوں سے ملاقات کی۔ شیوراج چوہان نے نامہ نگاروں سے بات چیت میں کہا کہ اس افسوسناک واقعہ میں جو ساتھی نہیں رہے، ان کے اہل خانہ کو 10 لاکھ روپے امدادی رقم دی جائے گی۔ اگر زیر کفالت کو سرکاری ملازمت میں لیا جاسکتا ہے تو اسے ملازمت میں لینے کا کام کیا جائے گا۔ بہتر علاج کے ساتھ، شدید زخمیوں کو 2 لاکھ روپے اور معمولی زخمیوں کو 1 لاکھ روپے دیے جائیں گے۔

# کھیل کی خبریں

## اندور ٹیسٹ کھیلنے کے لیے 100 فیصد فٹ ہوں: گرین

نئی دہلی،24 فروری (ایجنسی) آسٹریلیا کے باصلاحیت آل راؤنڈر کیمرون گرین نے اندور میں ہندوستان کے خلاف اگلے ہفتے ہونے والے تیسرے ٹیسٹ کے لیے خود کو '100 فیصد فٹ' قرار دیا ہے۔ گرین نے نامہ نگاروں کو بتایا ''میں گزشتہ میچ میں کھیلنے کے بہت قریب تھا، لیکن شاید ایک ہفتہ مزید آرام نے میری کافی مدد کی ہے۔اب میں کھیلنے کے لیے 100 فیصد تیار ہوں''۔ارون جیٹلی اسٹیڈیم میں کھیلے گئے دوسرے ٹیسٹ میں آسٹریلیا کو میزبان ہندوستان کے ہاتھوں تیسرے دن ہی چھ وکٹوں سے شکست کا سامنا کرنا پڑا۔آسٹریلیا کے دیگر کھلاڑیوں نے جہاں جمعہ سے پہلے کے دنوں میں آرام کیا یا دورہ کیا، گرین نے اس وقت کو نیٹ میں پسینہ بہانے کے لئے استعمال کیا۔واضح رہے کہ انگلی میں فریکچر کی وجہ سے گرین ہندوستان کے خلاف پہلے دو ٹیسٹ میچوں میں حصہ نہیں لے سکے تھے۔ چوٹ سے ٹھیک ہونے کے بعد گرین نے دہلی ٹیسٹ سے قبل پریکٹس بھی کی، حالانکہ اس وقت وہ پوری طرح فٹ نہیں تھے۔ گرین نے دہلی ٹیسٹ سے قبل انتخاب کے بارے میں کہا ''ہم سب کا ایک ہی خیال تھا۔ ہم نے سوچا کہ ہم ایک میچ چھوڑ دیتے ہیں کیونکہ اس سال آگے بھی بہت کچھ بچا ہے۔'' آسٹریلیا اس وقت چار میچوں کی سیریز میں 0-2 سے پیچھے ہے اور اس کی بیٹنگ پر سوالیہ نشان لگ گیا ہے۔ میدان پر واپسی کرتے ہوئے گرین کے سامنے جلد از جلد فارم حاصل کرکے اپنی ٹیم کو توازن فراہم کرنے کا چیلنج ہوگا۔واضح رہے کہ گرین اسپنروں کے لیے سازگار پچ پر بیٹنگ کرنے کی صلاحیت رکھتے ہیں جو آسٹریلیا کے لیے بہت اہم ہے۔آسٹریلیا اور سری لنکا کے درمیان گزشتہ سال گالے میں کھیلے گئے ٹیسٹ میں جہاں دیگر بلے بازوں نے اسپنروں کے خلاف جدوجہد کی وہیں گرین نے 77 رن کی میچ وننگ اننگز کھیل کر آسٹریلیا کو بڑی فتح دلائی تھی۔ گرین کا کہنا ہے کہ انہیں پہلے دو ٹیسٹ دیکھنے کے بعد ہندوستانی حالات کا احساس ہوگیا ہے اور وہ میدان پر بلے بازی کے لیے تیار ہیں۔ انہوں نے کہا کہ میرے خیال میں گالے کی پچ میں کافی اچھال تھا لیکن یہاں اتنا اچھال نہیں ہے۔ میں اپنے کھیل کے بارے میں جاننے کی کوشش کررہا ہوں۔اور حالات کو سمجھنے کی کوشش کررہا ہوں''۔

## جنوبی افریقہ پہلی بار ٹی 20 ورلڈ کپ کے فائنل میں

کیپ ٹاؤن،24 فروری (ذرائع) تیز من برٹس (68) اور لورا وول ورڈ (53) کی شاندار نصف سنچریوں کے بعد آیا بونگا کھاکا (4/29) اور شبنم اسمعیل (4/27) کی شاندار بالنگ کی بدولت جنوبی افریقہ نے خاتون ٹی ٹوئنٹی ورلڈ کپ 2023 کے سیمی فائنل میں انگلینڈ کو چھ رن سے شکست دیکر پہلی بار ٹورنامنٹ کے فائنل میں جگہ بنائی۔ جنوبی افریقہ نے پہلے بیٹنگ کرتے ہوئے انگلینڈ کے سامنے 165 رن کا ہدف رکھا۔ جواب میں انگلینڈ کی ٹیم 20 اوور میں محض 158 رن ہی بنا سکی۔ برٹس اور وول وارڈ نے پہلے وکٹ کے لیے 96 رن کی شراکت داری کرتے ہوئے جنوبی افریقہ کی فتح کی بنیاد رکھی۔ برٹس نے 55 گیندوں پر چھ چوکوں اور دو چھکوں کی مدد سے 68 رن بنائے جبکہ وول وارڈ نے 44 گیندوں پر پانچ چوکوں اور ایک چھکے کی مدد سے 53 رن بنائے۔اس کے علاوہ ماریزانے کیپ نے بھی 13 گیندوں میں چار چوکے لگا کر ناٹ آؤٹ 27 رن بنائے۔ انگلینڈ کے لئے ہدف کے تعاقب میں ڈینیئل وائٹ (34)، صوفیہ ڈنکلے (28)، نیٹلی سیور برنٹ (40) اور ہیدر نائٹ (31) نے اہم تعاون دیا لیکن کسی بلے باز کے وکٹ پر نہ ٹک پانے کے سبب انگلش ٹیم کو ہار کا منہ دیکھنا پڑا۔ انگلینڈ کی شکست کو یقینی بنانے کے لئے جنوبی افریقہ کی جانب سے خاکا نے چار اووروں میں محض 29 رن دے کر چار وکٹ حاصل کئے جبکہ شبنم اسمعیل نے چار اووروں میں 27 رن دے کر تین وکٹ لئے۔ جنوبی افریقہ (مرد یا خواتین) نے پہلی بار کسی بھی ورلڈ کپ کے فائنل میں جگہ بنائی۔ خطابی میچ میں ان کا مقابلہ اتوار کو پانچ مرتبہ کی ٹی 20 ورلڈ چیمپئن آسٹریلیا سے ہوگا۔

## ہماری بھی عزت ہے ورلڈ کپ کھیلنے ہندوستان نہیں جائیں گے، BCCI کو پھر ملی دھمکی

نئی دہلی۔ پاکستان اس سال ہونے والے ایشیا کپ 2023 (Asia Cup 2023) کی میزبانی کررہا ہے۔ بی سی سی آئی کے سکریٹری جئے شاہ کی جانب سے ٹیم انڈیا کو ٹورنامنٹ کے لیے پاکستان نہ بھیجنے کے فیصلے کے بعد معاملہ طول پکڑے ہوئے ہے۔ ہندوستان کے انکار کے بعد پاکستان کرکٹ بورڈ میں کھلبلی مچ گئی ہے۔ پی سی بی کے سابق چیئرمین رمیز راجہ اور موجودہ سربراہ نجم سیٹھی تو دھمکیاں بھی دے چکے ہیں۔ پی سی بی کا کہنا ہے کہ اگر ٹیم انڈیا ایشیا کپ کھیلنے کے لیے پاکستان نہیں آتی تو پاکستانی ٹیم اس سال کے آخر میں انڈیا میں ہونے والے ون ڈے ورلڈ کپ 2023 میں بھی شرکت نہیں کرے گی۔ اب کامران اکمل کا نام بھی بی سی سی آئی کو دھمکیاں دینے والوں کی فہرست میں شامل ہوگیا ہے۔ سابق وکٹ کیپر بلے باز کامران اکمل نے کہا ہے کہ پاکستان کی بھی عزت ہے۔ اگر وہ ایشیا کپ سے باہر ہوتے ہیں تو ہمیں بھی ہندوستان نہیں جانا چاہیے۔ پاکستان ٹیم کی سلیکشن کمیٹی کے رکن کامران اکمل نے نادر علی کے پوڈ کاسٹ میں کہا کہ اگر ہندوستان ایشیا کپ میں آنے کے لیے تیار نہیں ہے تو ہمیں 2023 کا ون ڈے ورلڈ کپ کھیلنے کے لیے وہاں نہیں جانا چاہیے۔ کامران نے کہا، ہماری بھی عزت ہے۔ ہم بھی عالمی چیمپئن رہے ہیں۔ چیمپئین ٹرافی جیتیہے اور تمام فارمیٹس میں ٹاپ پر بھی رہے ہیں۔ ایشیا کپ کے مقام کے حوالے سے رواں ماہ بحرین میں ہونے والا ایشین کرکٹ کونسل کا اجلاس بے نتیجہ رہا۔ میڈیا رپورٹس کے مطابق بی سی سی آئی نے واضح کیا ہے کہ اسے پاکستان کے دورے کے لیے حکومت سے منظوری نہیں ملے گی۔ ساتھ ہی پی سی بی کا کہنا ہے کہ اس نے آسٹریلیا، انگلینڈ اور نیوزی لینڈ سمیت کئی ممالک کے کامیاب دوروں کا انعقاد کیا ہے، اس لیے ٹیم انڈیا کو بھی پاکستان آنا چاہیے۔


www.asrehazir.com
asrehazirportal
9908079301 9959279301 asrehazir@gmail.com

باخبر، پُراثر، نقیبِ فکرونظر
روزنامہ عصرِ حاضر ای پیپر
باخبر، پُراثر، نقیبِ فکرونظر
ASR-E-HAZIR

# خواتین کے کام پر پابندی، افغانستان کی معیشت کے لیے مزید تباہ کن

کابل: 25/فروری (ذرائع) ایک حالیہ رپورٹ میں خبردار کیا گیا ہے کہ افغانستان کی بحران کی وجہ سے پہلے سے ابتری کا شکار معیشت طالبان کی طرف سے خواتین کی ملازمتوں پر پابندی اور ان کے حقوق کے خلاف مکمل جابرانہ اقدامات اختیار کرنے کی وجہ سے ملکی معیشت کو بہت نقصان پہنچ رہا ہے۔ گذشتہ جمعرات کو انٹرنیشنل کرائسز گروپ جو ایک آزاد تنظیم ہے اور تنازعات کے حل اور پالیسی سازی کے لیے کام کرتی نے ایک رپورٹ جاری کی ہے۔ رپورٹ میں کہا گیا ہے کہ خواتین کے حقوق پر طالبان کی پابندیاں افغانستان میں بحران کو مزید گھمبیر بنا رہی ہیں۔ رپورٹ میں گروپ نے عالمی برادری سے اپیل کی کہ وہ افغانستان میں معاشی بحران کی شدت کم کرنے کے لیے اقدامات کرے۔ یہ رپورٹ موجودہ اور سابق افغان حکام، اساتذہ، طلباء، امدادی کارکنوں، ترقیاتی شعبے کے حکام، سفارت کاروں، کاروباری رہنماؤں اور دیگر شہریوں کے انٹرویوز پر مبنی ہے۔ انٹرنیشنل کرائسز گروپ کے سینیر مشیر گرایم اسمتھ نے کہا کہ "عطیہ دہندگان افغانستان سے منہ موڑ رہے ہیں اور طالبان کی طرف سے خواتین کی بنیادی آزادیوں پر پابندیوں سے ناراض ہیں۔" رپورٹ میں انکشاف کیا گیا ہے کہ خواتین کی بنیادی آزادیوں پر طالبان کی طرف سے عائد کردہ سخت پابندیوں کی وجہ سے ملک کے لیے عطیہ دہندگان کی امداد کی سطح میں کمی واقع ہوئی۔ جنگوں کی وجہ سے افغانستان ماضی میں بھی غیر ملکی امداد پر انحصار کرتا رہا ہے۔ سال 2020 غیر ملکی امداد کل آمدن کا چالیس فی صد تھا۔ محققین نے اس بات کی تصدیق کی کہ جب سے طالبان حکومت نے خواتین کے یونیورسٹیوں میں تعلیم حاصل کرنے اور غیر سرکاری تنظیموں کے دفاتر سمیت دفاتر میں کام کرنے پر پابندی کا اعلان کیا ہے، اس بات کا امکان بڑھ گیا ہے کہ بیرونی فنڈنگ کے حجم میں کمی واقع ہو جائے گی۔ افغانستان میں خواتین کی ملازمت پر پابندیوں پر مغربی ممالک اور امداد دینے والے دوسرے ممالک تشویش کا شکار ہیں۔ رپورٹ میں پیش گوئی کی گئی ہے کہ مغربی حکومتوں کی طرف سے انسانی امداد کے لیے جمع کیے جانے والے فنڈز کی مالیت 6.4 ارب ڈالر سے بہت کم ہوگی۔ رپورٹ میں کہا گیا ہے کہ خواتین کے حقوق پر عائد جامع پابندیوں کے اثرات معیشت کے اہم شعبوں جیسے زراعت اور صحت پر بھی مرتب ہو رہے ہیں۔ خواتین کی بے روزگاری کی سطح میں اضافے سے افغان خاندانوں کے بری طرح متاثر ہونے کے خدشات ہیں۔ آج افغانستان میں غربت کی بلند سطح ریکارڈ کی گئی ہے کیونکہ ملک کی 47 فیصد آبادی انتہائی غربت کی حالت میں زندگی گزار رہی ہے۔

## ترکیہ کے شہر قونیہ میں 4.3 شدت کا زلزلہ، زمین میں اچانک بڑا گڑھا نمودار، کوئی نقصان نہیں ہوا

ترکیہ اور شام میں زلزلہ کے بہت سے مناظر لوگوں میں میں دہشت پیدا کر رہے ہیں۔ حال ہی میں زلزلہ کے بعد ایک اور خوفناک حادثہ پیش آگیا۔ یہ عجیب وغریب واقعہ ترک شہری قونیہ میں پیش آیا ہے۔ یہاں علاقے "رشادیہ" میں لوگوں نے دیکھا کہ زمین میں اچانک ایک بڑا سوراخ نمودار ہو گیا۔ اس سوراخ کو بھی تباہ کن زلزلہ کے اثرات میں شمار کیا جا رہا ہے۔ گڑھے کا رقبہ 1400 میٹر ہے۔ یہ گڑھا 12 میٹر گہرا ہے اور اس کا قطر 37 میٹر ہے۔ سرکاری "اناطولیہ" ایجنسی نے جمعہ کو پڑنے والے اس گڑھے کی ویڈیو بھی شائع کی ہے۔ اچانک نمودار ہونے والے گڑھے نے رہائشیوں کو الجھن میں ڈال دیا ہے۔ ترک ایجنسی کی جانب سے اس عجیب وغریب واقعے پر قونیہ ٹیکنیکل یونیورسٹی کے ریسرچ اینڈ ایپلیکیشن سینٹر کے ڈائریکٹر فتح اللہ ارک کا تبصرہ لیا گیا۔ فتح اللہ ارک نے کہا شہریوں کا کہنا ہے کہ "کاراپنار" میں ایک نیا گڑھا بن گیا ہے۔ ہم نے گڑھے اور علاقے کا جائزہ لیا اور ہم اس کے اور آج آنے والے زلزلے یا چھ فروری کو آنے والے بڑے زلزلے کے درمیان کوئی ربط تلاش نہیں کر سکے۔ انہوں نے مزید کہا کہ یہ گڑھا بہت پہلے بن گیا تھا اور بڑے زلزلوں کے تقریباً 20 دن بعد ظاہر ہوا تھا۔ اس لیے اس گڑھے کا پچھلے بڑے زلزلوں یا موجودہ زلزلے سے کوئی تعلق نہیں ہے۔ زیادہ واضح طور پر کہا جا سکتا ہے کہ یہ گڑھا پہلے سے بننے کے تیار تھا۔ یہ بھی ہو سکتا ہے کہ یہ گڑھا زلزلہ کے دوران بنا ہو۔ انہوں نے مزید کہا کہ ہو سکتا ہے کہ پہلے سے بننے والے گڑھے کی سطح زلزلے کی وجہ سے گر گئی ہوگی۔ ہاں کچھ جگہوں پر گڑھوں کی موجودگی کو زلزلے سے جوڑا جا سکتا ہے لیکن ہمیں کوئی واضح ثبوت نہیں ملا کہ یہاں یہ زلزلے کی وجہ سے ہوا ہے۔

## آب زمزم کو محفوظ بنانے کے لیے جدید طرز کی بوتلیں متعارف

صدارت عامہ برائے امور حرمین شریفین کے جنرل صدر الشیخ ڈاکٹر عبدالرحمٰن بن عبدالعزیز السدیس نے مسجد الحرام میں زمزم کے پانی کی نئی بوتلوں کا افتتاح کیا ہے۔ نئے ماڈل اور ڈیزائن کی زم زم کے پانی کو محفوظ بنانے کے لیے تیار کردہ بوتلوں کی افتتاحی تقریب کے موقعے پر صدارت عامہ کے دیگر عہدیدار بھی موجود تھے۔ الشیخ عبدالرحمان السدیس نے "زمزم آب رسانی" انتظامیہ کے کردار کو سراہا جو خدا کے مقدس گھر کی زیارت کرنے والوں کو بابرکت پانی پہنچانے اور تقسیم کرنے کے لیے مسجد حرام کی راہداریوں اور صحنوں میں استعمال کیے جانے والے احتیاطی تدابیر اور طریقوں پر عمل کرانے کی کوشش کرتے ہیں۔ حج اور عمرہ کے مناسک کی ادائی کے لیے آئے عازمین میں زم زم کی فراہمی یقینی بنانے کے لیے کام کرتے ہیں۔ انہوں نے اس بابرکت پانی کی قیمت کے مطابق فراہم کی جانے والی خدمات کی ضرورت پر زور دیا اور خادم حرمین شریفین شاہ سلمان بن عبدالعزیز آل سعود اور ان کے ولی عہد شہزادہ محمد بن سلمان کی حکومت کی جانب سے عازمین کو فراہم کی جانے والی خدمات کو سراہا۔

## برازیل میں طوفان سے ہلاکتوں کی تعداد بڑھ کر 54 ہوگئی

برازیلیا، 25 فروری (ایجنسیز) برازیل کی جنوب مشرقی ریاست ساؤ پالو کے شمالی ساحل پر آنے والے طوفان اور بارش سے مرنے والوں کی تعداد بڑھ کر 54 ہوگئی ہے اور ہفتے کے آخر میں تلاش اور بچاؤ کا کام جاری ہے۔ برازیل کے میڈیا نے یہ اطلاع دی۔ پچھلی رپورٹس میں مرنے والوں کی تعداد 46 اور لاپتہ افراد کی تعداد 49 بتائی گئی تھی۔ جی 1 نیوز ایجنسی نے اطلاع دی ہے کہ ساؤ سیباسٹیاؤ کی میونسپلٹی کو سب سے زیادہ نقصان پہنچا۔ وہاں 54 میں سے 53 لوگوں کی موت کی تصدیق ہو چکی ہے۔ رپورٹ میں کہا گیا ہے کہ اہلکار نے 38 مرنے والوں کی شناخت کی تصدیق کی، جن میں سے 13 بچے تھے۔ 30 لاپتہ افراد کی تلاش اور امدادی کارروائیاں جاری ہیں۔ ساؤ پالو میں گزشتہ ہفتے کے آخر میں، کچھ علاقوں میں ریکارڈ 600 ملی میٹر بارش ہوئی۔ ریسکیو آپریشنز بنیادی طور پر ساؤ سیبسٹیاؤ کے جنوبی ساحل پر مرکوز ہیں۔ ساؤ پالو حکام کے مطابق سیلاب اور لینڈ سلائیڈنگ کی وجہ سے خطے میں 766 افراد بے گھر ہوئے اور متاثرہ علاقوں سے 1730 افراد کو نکالا گیا۔ ساؤ پالو کے گورنر ٹارسیسیو گومز ڈی فریٹاس نے ریاست کی متعدد بلدیات میں ہنگامی حالت کا اعلان کر دیا ہے۔

## بین الاقوامی سلامتی پر بات چیت کے لیے چین کا ایک وفد یورپ روانہ

بیجنگ، 25 فروری (ذرائع) چین کی وزارت دفاع نے بین الاقوامی سلامتی اور باہمی اعتماد سازی پر بات چیت کے لیے ایک وفد یورپ بھیجا ہے۔ چین نے ہفتہ کو ایک بیان میں کہا کہ چین کی وزارت دفاع نے 16 سے 25 فروری تک ہنگری، جرمنی، یورپی یونین اور نارتھ اٹلانٹک ٹریٹی آرگنائزیشن (نیٹو) کے جنرل اسٹاف کے ساتھ ادارہ جاتی بات چیت اور مشاورت کے لیے ایک وفد بھیجا ہے۔ بیان کے مطابق وفد کے دورے کا بنیادی مقصد دفاع کے شعبے میں دوطرفہ تعلقات کی ترقی پر بات چیت، بین الاقوامی اور علاقائی سلامتی کے امور پر تبادلہ خیال نیز باہمی افہام وتفہیم اور اعتماد کو مضبوط کرنا ہے۔ بیجنگ نے جمعہ کو 'یوکرین بحران کے سیاسی حل پر چین کا موقف' عنوان سے ایک بارہ نکاتی دستاویز جاری کیا۔

## لوگ رومان سمجھتے رہ گئے، ایک شخص نے بیوی کو اٹھا کر سمندر میں پھینک دیا، انڈونیشیا میں پیش آیا واقعہ

لیمپونگ: 25/فروری (ذرائع) سوشل میڈیا پر ایک ویڈیو کلپ بڑے پیمانے پر پھیل گیا ہے جس میں دکھایا گیا ہے کہ ایک شخص نے ایک خاتون کو نرمی سے اٹھایا اور بحری جہاز سے سمندر میں پھینک دیا۔ بعد میں انکشاف ہوا کہ یہ حادثہ انڈونیشیا میں لیمپونگ کے جنوب میں واقع باکوہینی کی بندرگاہ پر بحری جہاز پر پیش آیا۔ ویڈیو کلپ میں دکھایا گیا ہے کہ ایک خاتون جہاز کی سیٹوں کے قریب کھڑی ہے، اس کے پیچھے ایک شخص نظر آتا ہے جو اس کا شوہر ہے، اور خاموشی سے اس کے ہاتھ سے اس کا بیگ چھین کر اسے بغیر کسی مزاحمت کے کرسی پر رکھ دیتا ہے اور اسے اٹھا کر لے جاتا ہے۔ پہلی نظر میں مسافروں نے سوچا کہ جو کچھ وہ دیکھ رہے ہیں وہ ایک شوہر کی طرف سے اپنی بیوی کو رومانوی پیشکش تھی۔ یہاں تک کہ وہ شخص اپنی بیوی کو جہاز کے کنارے لے گیا اور اسے سمندر میں پھینک دیا۔ جہاز کے دوسرے مسافر گھبرا گئے اور اس کی بیوی کو بچانے اور اسے قابو کرنے کے لیے دوڑے۔

## اورنگ آباد اور عثمان آباد شہروں کے ناموں کی تبدیلی کو مرکزی حکومت کی منظوری

ممبئی، اورنگ آباد: 25/فروری (عصر حاضر نیوز) مرکز کی مودی حکومت نے 24 فروری کو ریاست کے دو شہروں اورنگ آباد اور عثمان آباد کے نام تبدیل کرنے کی تجویز کو منظوری دے دی ہے۔ کئی سالوں سے شیوسینا اور بی جے پی ان دونوں شہروں کے نام بدلنے کا مطالبہ کر رہے ہیں۔ آخرکار اورنگ آباد کا نام چھترپتی سمبھاج نگر اور عثمان آباد کا نام دھرشیو ہوگا۔ جس کے حوالے سے حکومتی حکم نامہ جاری کر دیا گیا ہے۔ تاہم ضلع اورنگ آباد اور ضلع عثمان آباد دو نام ایسے باقی رہیں گے۔ اب آپ ہی سمجھیں، یہ کیسے ممکن ہو سکتا ہے؟ تو یہ ویسا ہی ہے جو ہم آپ کو سمجھانے جا رہے ہیں۔ اورنگ آباد کا نام بدل کر چھترپتی سمبھاجی نگر اور عثمان آباد کا نام دھاراشیو رکھنے کے بعد، بی جے پی اور شیوسینا کے لیڈروں اور کارکنوں نے ریاست بھر میں خوشی کا اظہار شروع کر دیا ہے۔ دوسری طرف ایم آئی ایم کے رکن اسمبلی امتیاز جلیل نے اورنگ آباد کا نام رکھنے کی مخالفت کی ہے۔ انہوں نے مورچہ سے بھی اپیل کی ہے کہ وہ بی جے پی کے ذریعہ تبدیل کیے گئے نام کی مخالفت کریں۔ اب مرکزی حکومت اورنگ آباد اور عثمان آباد کا نام تبدیل کرے گی۔ لیکن اس کے باوجود یہ دونوں نام برقرار رہیں گے۔ آئیے اب سمجھتے ہیں کہ کیسے۔ اب بھی اورنگ آباد اور عثمان آباد نام کو لگانا ہوگا! مرکزی حکومت کے جاری کردہ سرکاری حکم جی آر کے مطابق اورنگ آباد کا نام چھترپتی سمبھاجی نگر اور عثمان آباد کا نام دھاراشیو ہوگا۔ لیکن اہم بات یہ ہے کہ یہ دونوں نام بدل کر صرف شہروں کا رکھا گیا ہے۔ یعنی ان دونوں اضلاع کے نام ہمیشہ باقی رہیں گے۔ یہاں یہ بات سمجھیے کہ جی آر اصل میں کیا کہتا ہے حکومت ہند کو ضلع میں شہر" اورنگ آباد" ("اورنگ آباد") کا نام" چھترپتی سمبھاجی نگر" ("چھترپتی سنبھاجی نگر") کرنے پر کوئی اعتراض نہیں ہے۔ جی آر میں اس جملے کا مطلب ہے کہ حکومت ہند کو مہاراشٹر کے اورنگ آباد ضلع کے شہر' اورنگ آباد کا نام' چھترپتی سمبھاجی نگر رکھنے پر کوئی اعتراض نہیں ہے۔ حکومت ہند کو ضلع میں شہر" عثمان آباد" ("عثمان آباد") کا نام" دھراشیو" ("دھراشیو") میں تبدیل کرنے پر' کوئی اعتراض نہیں ہے۔ جی آر میں اس جملے کا مطلب ہے کہ حکومت ہند کو مہاراشٹر کے عثمان آباد ضلع میں واقع قصبے' عثمان آباد کا نام' دھراشیو رکھنے پر کوئی اعتراض نہیں ہے۔ لیکن عوام کی جانب سے سمجھا جا رہا ہے کہ یہ دونوں ہی اضلاع کے نام پہلے جیسے ہی برقرار رہیں گے۔ تاکہ ان کی تاریخی حیثیت برقرار رہے اور آفسوں اور اداروں کی رسمی کارروائیوں میں بھی کوئی رکاوٹ نہ آئے۔

## جامعہ ملیہ اسلامیہ میں ہندوستانی زبانوں میں تحقیق اور علمی تحریر کے موضوع پر ورکشاپ

نئی دہلی: 25/فروری (پریس نوٹ) جامعہ ملیہ اسلامیہ نے 'ہندوستانی زبانوں میں تحقیق اور علمی تحریر کے موضوع پر ایک سہ روزہ غیر اقامتی ورکشاپ کا انعقاد کیا۔ اس ورکشاپ کا انعقاد 22 سے 24 فروری 2022 کے درمیان ہوا۔ اس ورکشاپ کے لیے حکومت ہند کی بھارتیہ بھاشا سمیتی نے فنڈ اور تعاون فراہم کیا۔ اس ورکشاپ کے دوران ملک کی مختلف یونیورسٹیوں اور کالجوں کے پچھتر سے زیادہ اسکالرز اور فیکلٹی اراکین کی تربیت اور صلاحیت سازی کا کام کیا گیا۔ ورکشاپ کے افتتاحی اجلاس میں ایجوکیشن فیکلٹی کے ڈین اور اجلاس کی صدر پروفیسر سارہ بیگم نے صدارتی خطبہ دیا۔ انھوں نے کہا کہ ہندوستانی زبانوں میں تحقیق کی اشد ضرورت ہے تاکہ وہ خود میں توانائی بھر پائیں۔ افتتاحی اجلاس میں سینٹرل انسٹی ٹیوٹ آف ایجوکیشن، دہلی یونیورسٹی کی پروفیسر نیرا نارنگ مہمان اعزازی تھیں۔ انھوں نے اس موقعے پر اظہار خیال کرتے ہوئے کہا کہ صرف تحقیق نہیں بلکہ عالمی سطح پر پورا کا پورا نظام تعلیم ہندوستان کے نظام تعلیم سے استفادہ کر سکتا ہے۔ اگنو کے پروفیسر اربند کمار جھا نے بطور کلیدی مقرر کے ریسرچ پیراڈائم پر اپنی گفتگو مرکوز رکھی۔ افتتاحی اجلاس میں بھارتیہ بھاشا سمیتی کی اکیڈمک کوآرڈینٹر ڈاکٹر چندن سریواستو مہمان اعزازی تھے۔ نظام تعلیم کو ہندوستانی بنانے کے ضمن میں ان کے ادارے نے اہم اقدامات کیے ہیں۔ انھوں نے بھارتیہ بھاشا سمیتی کے تعاونات کو بھی اجاگر کیا کہ اس کام کے لیے ہندوستان کی یونیورسٹیوں کو فنڈ فراہم کرتے ہیں تاکہ این ای پی 2020 کے مقاصد و اہداف کو حاصل کیا جا سکے۔ انھوں نے کہا کہ ان کا ادارہ ہندوستانی اداروں کو مضبوطی فراہم کرنے کے ساتھ ساتھ انھیں مشرقی بنا رہے ہیں اور کثیر لسانی تہذیب، لنگویج لرننگ ٹول اور لفظیات کو پھیلانا، کتابیں اور مواد تیار کرنے کے ضمن میں ترغیبات فراہم کرتا ہے۔ ہندوستان کے ممتاز مقررین نے مذکورہ ورکشاپ میں بطور ماہرین خصوصی شرکت کی۔ ان ماہرین میں پروفیسر سروج یادو، سابق ڈین اکیڈمکس، این سی ای آر ٹی، ڈاکٹر گلفام، این سی ای آر ٹی، ڈاکٹر مونا سیڈوال، این آئی ای پا، ڈاکٹر اجے کمار سنگھ، اگنو، پروفیسر لوکناتھ مشرا، میزورم یونیورسٹی، ڈاکٹر ویمل رار، دلی یونیورسٹی، پروفیسر اوشا شرما، این سی ای آر ٹی، پروفیسر کمار سریش، این آئی ای پی اے، پروفیسر ایس۔ کے۔ یادو، سابق صدر این سی ای آر ٹی اور نرنجن سہائے الہ آباد شامل ہیں۔ شعبہ ایجوکیشنل اسٹڈیز کے اسسٹنٹ پروفیسر ڈاکٹر سجاد احمد جو کہ اس ورکشاپ کے کوآرڈی نیٹر بھی ہیں انھوں نے نوجوانوں کے لیے ورکشاپ کے انعقاد کی پہل کی۔ انھوں نے ورکشاپ کے اغراض ومقاصد بیان کیے اور اس بات پر زور دیا کہ ورکشاپ کا خاکہ انتہائی باریک بینی سے تیار کیا گیا ہے اور ہندوستانی زبانوں میں تحقیق وعلمی تحریر کے مختلف ابعاد وجہات جیسے کہ ریسرچ پیراڈائم، تحقیق میں مکسڈ طریقہ کار، معیاری تحقیق کے مبادیات وغیرہ کو شامل رکھا گیا ہے۔ انھوں نے بتایا کہ ملک کی تینتیس یونیورسٹیوں سے شرکاء نے رجسٹر کرایا تھا لیکن محدود سیٹس کی وجہ سے سبھی کو مدعو نہیں کیا جا سکا۔ اختتامی اجلاس میں ایم جی اے ایچ وی، وردھا کے پروفیسر گوپال کرشنا مہمان خصوصی تھے۔ شعبہ کے فیکلٹی کے گراں قدر خدمات کی اعتراف میں لائف ٹائم اچیومنٹ انعام دینے کی کاروائی سے ورکشاپ کے کوآرڈی نیٹر ڈاکٹر سجاد احمد نے پروگرام کا آغاز کیا۔ جن فیکلٹی اراکین کو یہ انعامات دیے گئے ان میں ڈین، فیکلٹی آف ایجوکیشن، پروفیسر سارہ بیگم، پروفیسر اعجاز مسیح، پروفیسر انیتا رستوگی، پروفیسر ہرجیت کور بھاٹیا، پروفیسر ناہید ظہور اور صدر شعبہ ایجوکیشنل اسٹڈیز ڈاکٹر ارشد اکرام احمد تھے۔ اس موقع کے مہمان خصوصی نے فیکلٹی اراکین کو انعامات دیے۔

# ہجومی تشدد: ظلم پھر ظلم ہے بڑھتا ہے تو مٹ جاتا ہے

از: ڈاکٹر سلیم خان

ہندوستان میں گائے کے نام پر ہجومی تشدد ایک خطرناک سیاسی ہتھیار ہے۔ 2016ء میں اتر پردیش کے اندر ریاستی انتخاب جیتنا بی جے پی کے لیے ایک مشکل امر تھا کیونکہ اکھلیش یادو کی سرکار خاصی مقبول تھی۔ اس کے ایک سال قبل محمد اخلاق کو گائے نام پر شہید کردیا گیا اور اگلے سال بی جے پی کے لیے جیت کی راہ ہموار ہوگئی۔ 2018ء میں راجستھان انتخاب سے ایک سال قبل پہلو خان کو گائے کا اسمگلر بتا کر شہید کرکے انتخاب جیتنے کی کوشش کی گئی اور پھر افرازلاسلام کے قتل کو لو جہاد کا نام دیا گیا مگر بی جے پی ناکام ہوگئی۔

این ڈی اے کو 90 نشتیں گنوا کر 73 پر آنا پڑا اور یو پی اے 21 سے 100 پر پہنچ گئی لیکن بی جے پی نے اس سے سبق نہیں سیکھا۔ اس سال کے اواخر میں راجستھان کا الیکشن ہے اور بدقسمتی سے گائے کے نام پر پھر سے جنید اور ناصر کو شہید کرکے سیاسی ماحول سازگار کرنے کی کوشش کی جارہی ہے۔ راجستھان کی پولیس نے اس بہیمانہ قتل کیس کے پہلے ملزم رنکوسینی کو گرفتار تو کرلیا ہے مگر وہ ایک چھوٹی مچھلی ہے۔ اس معاملے میں جب تک مونو مانیسر جیسے وحشی درندے کو پھانسی کے تختے پر لٹکایا نہیں جاتا اس وقت تک یہ ظلم و جور کا بازار گرم رہے گا اور بے قصور لوگ اپنی جان گنواتے رہیں گے۔

ہریانہ کے بھیوانی میں گئو اسمگلنگ کے شبہ میں بھرت پور (راجستھان) کے دو مسلم نوجوانوں کو کار میں زندہ جلا دیا گیا۔ لوہارو کے ڈی ایس پی جگت سنگھ مورے کے مطابق برواس گاؤں میں ایک جلی ہوئی گاڑی کے پاس جب پولیس پہنچی تو اس کے اندر دو لوگوں کے ڈھانچے پائے گئے۔ اس طرح دو مسلم نوجوانوں کو کار میں زندہ جلانے کا معاملہ سامنے آیا ہے اور اب پولیس جانچ کررہی ہے۔ مہلوک کے چچازاد بھائی اسماعیل کے مطابق جنید اور ناصر کو بری طرح پیٹنے کے بعد فیروز پور جھرکا تھانے لایا گیا تھا لیکن انہیں ملزمان کے ساتھ تھانے سے بھگا دیا گیا۔

اسماعیل اور دیگر اہل خانہ مہلوکین کی تلاش کررہے تھے تو سابق سرپنچ دینو نے اطلاع دی کہ فیروز پور جھرکا تھانے میں دو آدمیوں کو کچھ غنڈے اپنے ساتھ لے کر آئے تھے اس لیے وہ پولیس اسٹیشن جاکر معلومات کریں۔ اگلی صبح بھیوانی کے لوہارو میں ایک جلی ہوئی گاڑی کے اندر دو لاشیں برآمد ہوگئیں۔ اس کے بعد اسماعیل نے اپنی شکایت میں بجرنگ دل سے وابستہ انیل، سریکانت، رنکوسینی، لوکیش سنگلا کے رہائشی مونو مانیسر پر الزامات عائد کئے۔ قومی راجدھانی دہلی سے صرف 100 کلومیٹر کے فاصلے پر گائے کے نام پر تشدد کے اس واقعہ کی جتنی مذمت کی جائے کم ہے۔

بھرت پور کے آئی جی گورو سریواستو کے مطابق اہل خانہ نے جن مشتبہ افراد کے نام لیے ہیں ان کا تعلق ہریانہ سے ہے اور انہیں پکڑنے کے لیے خصوصی دستے تشکیل کیے گئے ہیں تاکہ ملزمین کو گرفتار کرکے قتل کا منشا معلوم کیا جاسکے۔ پولیس نے بتایا کہ ناصر کا تو کوئی مجرمانہ ریکارڈ نہیں ہے مگر جنید کے خلاف گائے کی اسمگلنگ کے پانچ معاملے درج ہیں۔ یہ بات اگر درست ہو تب بھی بجرنگ دل کو ان پر دست درازی کا حق کیسے حاصل ہوگیا؟ اور ایسے میں پولیس یا عدالت کی کیا ضرورت؟ ایک چشم دید گواہ کے مطابق صبح 6 بجے کے قریب گوپال گڑھ جنگل کی طرف جارہے دو لوگوں کو 8-10 لوگوں نے بری طرح پیٹا اور اغوا کرلیا۔

موقع واردات پر موجود لوگوں نے بتایا کہ وہ بجرنگ دل کے لوگ تھے۔ ان مشاہدین ملزمین کی نام بنام شناخت بھی کردی۔ بھرت پور کے آئی جی گورو سریواستو نے اعتراف کیا کہ پہلی نظر میں یہ گائے کی اسمگلنگ کے شبہ کی وجہ سے مخصوص تنظیم یعنی بجرنگ دل کا حملہ معلوم ہوتا ہے۔ راجستھان کے وزیر اعلیٰ اشوک گہلوت نے قتل کی مذمت کی اور ایک ملزم کو حراست میں لینے اور باقی ملزمین کی تلاش کا یقین دلایا۔ انہوں نے راجستھان پولیس کو سخت کارروائی کرنے کی ہدایت دی۔

اس دوران ایک ویڈیو کلپ میں ایف آئی آر کے اندر گئو رکشکوں کے سربراہ اور نامزد موہت یادو عرف مونو مانیسر نے اس پر لگنے والے الزامات کو بے بنیاد بتایا اور بجرنگ دل کے ملوث ہونے کا بھی انکار کردیا۔ اس نے اس سانحہ کو افسوس ناک قرار دے کر مجرموں کے خلاف سخت کارروائی کا مطالبہ کردیا۔ یہ بیان دراصل اپنی جان بچانے کی کوشش ہے۔ پولیس اگر اس کو گرفتار کرے تھرڈ ڈگری تفتیش کرے تو دودھ کا دودھ اور پانی کا پانی ہوجائے گا لیکن اسے پتہ ہے ہریانہ کی پولیس اس کے ساتھ ہے اس لیے وہ اسے گرفتار نہیں کرے گی اور اس کا بال بیکا نہیں ہوگا۔ مونو مانیسر پر یہ پہلا الزام نہیں ہے۔

ایک ویڈیو میں وہ معین پر گولی چلاتا ہوا نظر آتا ہے اور وہ اس کا نام بھی لیتا مگر ہریانہ پولیس اسے گرفتار نہیں کرتی۔ اس کے علاوہ 28 جنوری کو موہت اور دیگر لوگوں کو ہریانہ کے نوح ضلع میں ایک اور پولیس شکایت میں نامزد کیا جاچکا ہے۔ اس بدبخت نے 22 سالہ وارث کو مویشی اسمگلنگ کے شبہ میں پکڑ کر پولیس کے حوالے کیا تھا۔ بعد میں اسپتال کے اندر اس کی موت ہوگئی تھی۔ پولیس نے اس قتل کو حادثہ بتا کر دبا دیا۔ ہریانہ کو پولیس اگر اس طرح موہت کو بچانے کے بجائے گرفتار کرکے سزا دلواتی تو اسے مزید دو قتل کرنے کی ترغیب نہیں ملتی۔

مونو اپنے آپ کو گئو رکشک اور سماجی کارکن بتاتا ہے اور 2011 سے بجرنگ دل میں بطور ضلع کوآرڈینیٹر کام کررہا ہے۔ وہ گائے کی حفاظت کو اپنا فرض بتا کر گایوں کو بچانے کے لیے انسانوں کو قتل کرتا پھرتا ہے۔ مونو مانیسر اور اس کے ساتھیوں نے کئی پرتشدد ویڈیوز سوشل میڈیا پر اپ لوڈ کر رکھی ہیں لیکن چونکہ انتظامیہ اس پر کارروائی کرنے کے بجائے تحفظ فراہم کرتا ہے اس لیے اس کی مجرمانہ سرگرمیوں میں اضافہ ہوتا جارہا ہے۔ اے آئی ایم آئی ایم کے سربراہ اسدالدین اویسی نے الزام لگایا ہے کہ ہریانہ حکومت، بجرنگ دل اور وشو ہندو پریشد مل کر مونو مانیسر کی حفاظت کررہے ہیں۔

راجستھان کی پولیس تو اسے تلاش کررہی ہے لیکن ہریانہ کی پولیس کو اس میں کوئی دلچسپی نہیں ہے۔ اس معاملے میں اسدالدین اویسی نے بی جے پی حکومت پر سخت حملہ کیا اور الزام لگایا کہ کڈنیپر مونو ہریانہ کی بی جے پی حکومت کا چہیتا ہے۔ وہ مافیا کی طرح گینگ چلاتا ہے اور اس نے فیس بک پر وارث کی موت کو لائیو کیا تھا۔ اویسی نے سوال کیا کہ ملزم کو ہریانہ حکومت گرفتار کیوں نہیں کراتی؟

میوات کے اس علاقہ میں پچھلے سال سے ماحول بگاڑا جارہا ہے۔ گزشتہ جولائی میں مانیسر کے اندر 'سمست ہندو سماج' کے بینر تلے پنچایت کا انعقاد کیا گیا تھا۔ اس پنچایت کے پوسٹر میں 'جہادی طاقتوں' کو جڑ سے اکھاڑ پھینکنے کی دھمکی دی گئی تھی۔ اس تقریب میں تقریباً 200 لوگوں نے حصہ لیا اور مقررین نے مسلمانوں کے معاشی بائیکاٹ کا اعلان کیا تھا۔ موجودہ سانحہ کے بعد وشو ہندو پریشد اور بجرنگ دل کا نام سامنے آیا تو اس کے رہنما اپنا پلہ جھاڑ رہے ہیں مگر پچھلے سال نفرت انگیزی کے لیے ان تنظیموں کا رکن اور لیڈر دونوں موجود تھے۔

اس وقت بجرنگ دل کے مونو مانیسر سمیت گئو رکشا دل کا دھرمیندر مانیسر و وی ایچ پی کا مقامی جنرل سکریٹری دیویندر سنگھ بھی موجود تھا۔ اس پنچایت سے قبل چونکہ سپریم کورٹ نے نوپور شرما کو لوگوں کے جذبات بھڑکانے پر پھٹکار لگائی تھی اور ملک میں پیدا ہونے والے فرقہ وارانہ ماحول کے لیے اسے ذمہ دار ٹھہرایا تھا اس لیے جسٹس سوریہ کانت پر تنقید کرکے ان کے مواخذے کا مطالبہ بھی کیا گیا تھا۔

اس پنچایت کی جانے والی نفرت انگیزی کا اندازہ اس اعلان سے لگایا جاسکتا ہے کہ اس میں وہاں موجود تمام لوگوں سے کہا گیا کہ وہ اپنی حفاظت کے لیے فون کے بجائے ہتھیار رکھیں کیونکہ فون حفاظت نہیں کرے گا مگر ہتھیار انہیں 'جہادیوں' سے محفوظ رکھے گا۔ پنچایت میں شامل تمام لوگوں کے دستخط سے ڈیوٹی مجسٹریٹ سجن سنگھ کو ایک میمورنڈم دیا گیا تاکہ انتظامیہ باہری لوگوں کو نکالنے کی کارروائی کریں بصورتِ دیگر ایک ہفتے بعد پنچایت دوبارہ بلانے کی دھمکی دی گئی۔ پنچایت میں گاؤں کی سطح پر ایک کمیٹی بنا کر اس بات کی نگرانی کرنے کی تلقین کی گئی کہ اگر کوئی مسلمان نام بدل کر کاروبار کرے تو اس کی نشاندہی کی جائے۔

مسلم طبقہ کے دوکانداروں سے سامان یا کوئی سہولت نہیں لینے پر زور دیا گیا۔ پولیس اور انتظامیہ کی موجودگی میں اگر اس طرح نفرت انگیزی کی اجازت دی جائے اور مقررین کی تقاریر پر کارروائی کرنے بجائے انہیں تحفظ فراہم کیا جائے تو انہیں ناصر اور جنید جیسے بے قصور لوگوں کا اغواء اور قتل کرنے کی چھوٹ مل جاتی ہے اور خون ناحق بہنے لگتا ہے۔ بی جے پی فی الحال ایک آگ سے کھیل رہی ہے۔ اسے یاد رکھنا چاہیے کہ ایک حد کے بعد ظلم و جور کے خلاف ردعمل کا ہونے لگتا ہے اور پھر اس پر قابو پانا ناممکن ہوجاتا ہے۔ حکومت کی بھلائی اسی میں ہے کہ معمولی سیاسی مفاد کو بالائے طاق رکھ کر اس نفرت کی آگ بجھائے ورنہ اس کی آگ میں پورا ملک جل کر خاک ہوجائے گا۔ بقول ساحر لدھیانوی

ظلم پھر ظلم ہے بڑھتا ہے تو مٹ جاتا ہے
خون پھر خون ہے ٹپکے گا تو جم جائے گا
ظلم کی بات ہی کیا ظلم کی اوقات ہی کیا
ظلم بس ظلم ہے آغاز سے انجام تلک
خون پھر خون ہے سو شکل بدل سکتا ہے
ایسی شکلیں کہ مٹاؤ تو مٹائے نہ بنے
ایسے شعلے کہ بجھاؤ تو بجھائے نہ بنے
ایسے نعرے کہ دباؤ تو دبائے نہ بنے

# مسلمانوں کی تعلیمی پسماندگی: تازہ سروے کے پریشان کن نتائج

## اعلیٰ تعلیمی اداروں میں مسلم طلبا کی تعداد میں ایک فیصد کی گراوٹ

**نور اللہ جاوید، کولکاتا**

بحثیت مجموعی اعلیٰ تعلیم حاصل کرنے والے مسلم طلبا کی تعداد میں 7.4 فیصد کا اضافہ، مسلم لڑکوں کے مقابلے میں مسلم لڑکیوں کی تعداد زیادہ۔ آل انڈیا سروے آن ہائر ایجوکیشن کی رپورٹ، سائنس و ٹکنالوجی، میڈیکل اور قانون کے شعبے میں مسلم طلبا کی تعداد مایوس کن، مرکزی وزارت تعلیم کے ذریعہ مختلف زمروں میں اسکالرشپس کی برخاستگی کے باعث مستقبل میں صورتحال مزید خراب ہونے کا اندیشہ وزارت تعلیم ہر سال ملک کے اعلیٰ تعلیمی اداروں کی سماجی، معاشرتی اور تعلیمی ترقی پر مبنی سروے شائع کرتی ہے۔ آل انڈیا سروے آن ہائر ایجوکیشن اس لحاظ سے کافی اہم ہے کہ یہ صرف تعلیمی اداروں کا رپورٹ کارڈ نہیں ہے بلکہ اس کے آئینے میں ملک کی مجموعی تعلیمی ترقی، سماجی و معاشرتی پس منظر کی عکاسی ہوتی ہے۔ آل انڈیا سروے آن ہائر ایجوکیشن کی رپورٹ 2020-21 انتیس جنوری کو منظر عام پر آئی ہے۔ اس رپورٹ کے مختلف حصے جو میڈیا میں آئے ہیں ان میں ایک یہ بھی ہے کہ مسلم لڑکوں کے مقابلے تین فیصد مسلم لڑکیاں ملک کے اعلیٰ تعلیمی اداروں میں تعلیم حاصل کر رہی ہیں۔ مگر یہ صرف مسلم لڑکیوں تک محدود نہیں ہے بلکہ مجموعی طور پر اعلیٰ تعلیمی اداروں میں خواتین کی نمائندگی میں اضافہ ہوا ہے۔ اس رپورٹ کا ایک تکلیف دہ اور تشویشناک پہلو یہ ہے کہ مجموعی طور پر اعلیٰ تعلیمی اداروں میں داخلہ لینے والوں کی تعداد میں 7.4 فیصد کا اضافہ ہونے کے باوجود اعلیٰ تعلیمی اداروں میں داخلہ لینے والے مسلم طلبا وطالبات کی تعداد میں ایک فیصد کی کمی آئی ہے۔ 2009 کے بعد یہ سب سے بڑی گراوٹ ہے۔

کسی بھی سرکاری رپورٹ اور اس کے اعداد وشمار کا جائزہ لینا ہمیشہ ایک تکلیف دہ عمل رہا ہے۔ اعداد وشمار کا جب بھی گہرائی سے تجزیہ کیا جاتا ہے تو ہمیشہ مشکل اور باعث تشویش نتائج سامنے آتے ہیں۔ کورونا کے بعد معاشی بدحالی، انسانی مصائب اور عدم مساوات میں اضافہ ہونے کے باوجود اعلیٰ تعلیم میں داخلہ لینے والے طلبا کی تعداد میں مجموعی طور پر 7.4 فیصد اضافہ ہوا ہے تو واقعی یہ خوش آئند پہلو ہے۔ مگر کسی بھی رپورٹ کے صرف ایک پہلو پر خوش ہونے کے بجائے اس کے تمام پہلوؤں کا تجزیہ کرنے کے بعد ہی کسی نتیجے پر پہنچنا چاہیے۔ آل انڈیا سروے آن ہائر ایجوکیشن کی رپورٹ 2020-21 سے جو چشم کشا حقائق سامنے آئے ہیں ان میں سے ایک یہ بھی ہے کہ ملک کے آئی آئی ٹی اداروں، ٹکنالوجی اور میڈیکل کے دیگر اداروں میں مسلمانوں کے ساتھ ساتھ دلتوں کو بھی امتیازی سلوک کا سامنا ہے۔ ریزرویشن پالیسیوں کے نفاذ میں کوتاہی برتی جاتی ہے۔

سچر کمیٹی کی رپورٹ کو منظر عام پر آئے سترہ سال مکمل ہو چکے ہیں۔ 2006 میں جب رپورٹ سامنے آئی تھی اس وقت کافی باتیں اور ہنگامہ آرائیاں برپا کی گئیں۔ مسلمانوں کی تعلیمی پسماندگی کا ایشو سیاسی موضوع بھی بنا، ماضی کی حکومتوں کو بادل ناخواستہ ہی سہی کئی اقدامات بھی کرنے پڑے۔ چنانچہ 2009 میں جہاں ملک کی اعلیٰ تعلیمی اداروں میں مسلم طلبا کی نمائندگی کی شرح محض دو فیصد کے قریب تھی مگر 2010 کے بعد اس میں اضافہ درج کیا گیا اور بتدریج 2019 تک اعلیٰ تعلیمی اداروں میں مسلم طلبا و طالبات کی تعداد 5.5 تک پہنچ گئی۔ مسلمانوں کی اعلیٰ تعلیم میں شرح نمائندگی میں اضافے کی رفتار اگرچہ قومی اوسط کے اعتبار سے کسی بھی درجے میں قابل اطمینان نہیں تھی لیکن گراف اوپر کی طرف بڑھ رہا تھا اس لیے امید تھی کہ اس کی رفتار میں مزید اضافہ ہوگا مگر تازہ رپورٹ میں جو گراوٹ درج کی گئی ہے اس نے کئی سوالات کھڑے کر دیے ہیں۔ کیا مسلمانوں میں اعلیٰ تعلیم کے حصول کا جذبہ سرد پڑ رہا ہے؟ جب کہ تعلیم کسی بھی کمیونٹی کی ترقی کے لیے شاہ کلید کی حیثیت رکھتی ہے۔ کسی بھی ملک یا کمیونٹی کی ترقی کا اندازہ ان کی تعلیمی محصولات سے کیا جاتا ہے۔ تعلیم قوموں کو وقت کی بدلتی ہوئی ضروریات کا جواب دینے کے قابل بنانے کے لیے طاقت ور اور لچکدار بناتی ہے۔ تعلیم میں انسانوں کو انسانی وسائل میں تبدیل لانی کی طاقت ہے۔ انسانی وسائل کی ترقی کے بغیر ایک پائیدار اور خوشحال قوم کی تعمیر نہیں ہوسکتی ہے اور اس کا مکمل انحصار اعلیٰ تعلیم اور صحت کے شعبے کی ہمہ گیری اور اس کی افادیت اور فیوض عامہ پر ہے۔ ان حقائق کے باوجود اگر کوئی کمیونٹی تعلیم کے شعبے میں حاشیہ پر پہنچتی ہے تو اس سے بڑھ محرومی اور مایوسی کی بات کیا ہوسکتی ہے؟ اب جب کہ مرکزی وزارت اقلیتی امور کے سالانہ بجٹ میں کٹوتی اور پرائمری، اپر پرائمری اور مولانا آزاد نیشنل فیلوشپ جیسی اسکیمیں بند کر دی گئی ہیں اس سے یہ اندیشہ ہے کہ مسلمانوں کی اعلیٰ تعلیم میں نمائندگی کی شرح ایک بار وہیں پر پہنچ جائے گی جہاں 2006 میں سچر کمیٹی کی رپورٹ کے وقت تھی۔

رپورٹ کے ایک حصہ کو لے کر میڈیا میں خوب باتیں ہو رہی ہیں کہ اعلیٰ تعلیمی اداروں میں مسلم لڑکیوں کی تعداد مسلم لڑکوں کے مقابلے میں تین فیصد زائد ہے۔ آل انڈیا سروے آن ہائر ایجوکیشن کی رپورٹ 2020-21 جب منظر عام پر آئی تو ایک انگریزی اخبار ”بزنس اسٹینڈرڈ“ نے اس رپورٹ کو بنیاد بنا کر یہ خبر شائع کی کہ اعلیٰ تعلیمی اداروں میں مسلم طلبا کے مقابلے میں مسلم طالبات کی تعداد زیادہ ہے۔ انگریزی اخبار نے اس کو مسلم معاشرہ میں خوشنما تبدیلی سے تعبیر کیا۔ اس کے بعد اس خبر کو پیش کرنے کی ہوڑ سی لگ گئی۔ جب کہ تصویر کا ایک رخ یہ بھی ہے کہ ملک کے ترقی یافتہ ریاستوں میں سے ایک کرناٹک میں حجاب کا معاملہ پیش آنے کے ایک سال بعد سرکاری کالجوں میں مسلم طالبات کے اندراج میں کمی آئی ہے۔ ”بزنس اسٹینڈرڈ“ سمیت دیگر اخباروں نے رپورٹ کے کئی پہلوؤں کو نظر انداز کر دیا ہے۔ بلاشبہ معاشرے کی تبدیلی کے لیے اعلیٰ تعلیم کے حصول میں لڑکوں اور لڑکیوں کو مساویانہ مواقع ملنی چاہیے، اس سے کس کو اختلاف ہوسکتا ہے۔ تاہم اعلیٰ تعلیم کے حصول میں لڑکوں کا پچھڑ جانا کسی بھی معاشرے کی سماجی، معاشرتی اور اقتصادی صورت حال کے لیے مزید بھیانک ثابت ہوتا ہے۔ اس سے کمیونٹی کی اقتصادی ترقی متاثر ہوگی اور اس کے اثرات سالوں نہیں بلکہ کئی دہائیوں تک مرتب ہوتے ہیں۔ رپورٹ کے مطابق 2019-20 میں اکیس لاکھ (5.5 فیصد) مسلم طلبا و طالبات اعلیٰ تعلیم حاصل کر رہے تھے جبکہ 2020-21 میں مسلم طلبا و طالبات کی تعداد کم ہو کر 19.21 لاکھ (4.6 فیصد) ہوگئی ہے۔ ایسے میں اعلیٰ تعلیم میں مسلم طالبات کی شرح ترپن فیصد اضافہ ہونے پر جشن منانے کا کوئی جواز نہیں بنتا ہے۔ یہ سوال حکومت سے ہی نہیں مسلم معاشرے اور مسلمانوں میں تعلیم کے فروغ کے لیے کام کرنے والوں کو خود سے بھی کرنا چاہیے کہ کورونا وبا کے باوجود اگر ملک میں مجموعی طور پر اعلیٰ تعلیم حاصل کرنے والے طلبا کی تعداد میں 7.4 فیصد کا اضافہ ہوا ہے تو پھر مسلم طلبا و طالبات کی تعداد میں کیوں کمی آئی ہے؟ جبکہ کورونا کی وجہ سے ملک میں مجموعی طور پر اقتصادی ترقی کو شدید جھٹکے لگے ہیں۔ تمام کمیونیٹیز اقتصادی طور پر متاثر ہوئی ہیں۔ اس کے باوجود اگر شیڈول کاسٹ اور شیڈول ٹرائب اور او بی سی کے طلبا کی تعداد میں اضافہ ہوسکتا ہے تو پھر مسلمان کیوں پیچھے رہ گئے ہیں؟ یہ صورت حال جہاں مسلم کمیونٹی، تنظیمیں، جماعتیں، تعلیم کے شعبے میں کام کرنے والے سماجی کارکنوں کے لیے لمحہ فکر ہے وہیں بھارت کو وشو گرو بنانے کا خواب دیکھنے اور دکھانے والوں کے لیے بھی ایک بڑا سوال ہے کہ کیا وہ مسلمانوں کو تعلیمی اور معاشی پسماندگی کے دلدل میں دھکیل کر ملک کو وشو گرو بنانے میں کامیاب ہو جائیں گے؟ اس سے بھی بڑا سوال یہ ہے کہ جس طریقے سے مرکزی اور بی جے پی کے زیر اقتدار ریاستوں میں مسلمانوں کے تعلیمی مسائل سے منہ موڑا جا رہا ہے، اسکالرشپس بند ہو رہے ہیں، اعلیٰ تعلیمی اداروں میں تعصب اور امتیازی سلوک کا سامنا ہے کیا اس سے نکلنے کا کوئی راستہ مسلمانوں کے پاس ہے بھی یا نہیں؟ کیا مسلمان پرائیویٹ تعلیمی ادارے قائم کر کے اس کا تدارک کر سکتے ہیں؟ کیا عام مسلمانوں کی اقتصادی و معاشی استطاعت اس قدر ہے کہ وہ پرائیویٹ تعلیمی اداروں میں بڑی فیس دے کر اپنے بچوں کو تعلیم دلوا سکتے ہیں؟

آل انڈیا سروے آن ہائر ایجوکیشن کی رپوٹ کا تجزیاتی مطالعہ: آل انڈیا سروے آن ہائر ایجوکیشن (AISHE) 2020-21 کی رپورٹ کے مطابق گزشتہ تعلیمی سال 20219-20 کے مقابلے میں تعلیمی سال 2020-21 میں ہندوستان میں اعلیٰ تعلیم میں داخلہ لینے والے مسلم طلباء کی تعداد میں کمی آئی ہے۔ تین سو سے زائد صفحات پر مبنی رپورٹ کے مطابق کمیونٹی کے طلباء کی تعداد 2019-20 میں اکیس لاکھ (5.5 فیصد) سے 2020-21 میں کم ہو کر 19.21 لاکھ (4.6) ہوگئی۔ دیگر اقلیتیوں جیسے عیسائی، سکھ، بدھ مت، جین اور پارسیوں کے طلباء کی اعلیٰ تعلیمی اداروں میں نمائندگی دو فیصد یعنی 29.8 لاکھ ہے جو گزشتہ سال کے مقابلے میں کم ہے۔ گزشتہ سال یہ 3.2 فیصد تھی۔ آل انڈیا سروے آن ہائر ایجوکیشن کی گزشتہ چار رپورٹوں کا تجزیہ کیا جائے تو 2016-17 میں مسلم طلبا کی تعداد 17.3 لاکھ تھی، 2017-18 میں 18.3 لاکھ تھی۔ 2018-19 میں 19.5 لاکھ تھی اور 2019-20 میں اس میں ضافہ ہو کر اکیس لاکھ تک پہنچ گئی۔ مگر 2020-21 میں ایک بار پھر طلبا کی تعداد کم ہوگئی۔ رپورٹ کے مطابق مسلم اقلیت اور دیگر اقلیتیوں میں طالبات کی تعداد مردوں کے مقابلے میں زیادہ ہے۔ مسلم طالبات کی تعداد 9.6 لاکھ ہے جبکہ مسلم طلبا کی تعداد 9.5 لاکھ ہے۔ دیگر اقلیتیوں سے تعلق رکھنے والے 4.48 طالبات اور 18.3 لاکھ طلبا زیر تعلیم ہیں۔

سروے کے مطابق، اتر پردیش سے تعلق رکھنے مسلم طلبا و طالبات کی تعداد 2.99 لاکھ ہے۔ مغربی بنگال سے تعلق رکھنے والے 2.38 لاکھ، کیرالا سے تعلق رکھنے والے 1.70 لاکھ، تمل ناڈو سے تعلق رکھنے والے 1.62 لاکھ، بہار سے تعلق رکھنے والے 1.43 لاکھ اور مہاراشٹر سے تعلق رکھنے والے 1.50 مسلم طلبا و طالبات کی تعداد ہے۔ تاہم مسلم طلبا کی تعداد میں کمی ملک کی تمام ریاستوں میں نہیں ہوئی ہے بلکہ مغربی بنگال، تلنگانہ اور کیرالا جیسی ریاستوں میں مسلم طلبا کی تعداد میں گراوٹ نہیں آئی ہے۔ مغربی بنگال میں سال 2020-21 میں تقریباً 22.38 لاکھ مسلم طلبا نے اعلیٰ تعلیم کے لیے داخلہ لیا، جبکہ سال 2019-20 میں مسلم طلبا کی تعداد 2.35 لاکھ تھی۔ مغربی بنگال میں اگرچہ مجموعی طور پر مسلم طلبا و طالبات کی تعداد میں معمولی سا اضافہ ہوا ہے مگر یہاں بھی 2019-20 کے مقابلے میں مسلم طلبا کی تعداد میں کمی آئی ہے۔ گزشتہ سال مسلم طلبا کی تعداد 1.11 لاکھ تھی جو اس سال کم ہو کر 10.1 لاکھ ہوگئی ہے۔ جبکہ گزشتہ سال مسلم طالبات کی تعداد 1.23 لاکھ تھی جو اس سال اضافہ ہو کر 1.27 لاکھ ہوگئی۔ تلنگانہ میں سال 2020-21 میں داخلہ لینے والے مسلم طلباء کی تعداد 1.21 لاکھ سے اضافہ ہو کر 1.28 لاکھ ہوگئی۔ اسی طرح، کیرالا میں 2019-20 کے تعلیمی سال میں مسلم طلباء کی تعداد 1.66 لاکھ تھی اس سال اس میں اضافہ ہو کر 70.1 لاکھ ہوگئی ہے۔ تاہم سوال یہ ہے کہ ان ریاستوں میں مسلم طلبا کی تعداد میں کمی کیوں نہیں ہوئی۔ مغربی بنگال میں مسلمانوں کی آبادی کے اعتبار سے گرچہ مسلم طلبا کی تعداد ناکافی ہے مگر گزشتہ سال کی طرح اس سال بھی داخلہ لینے کا رجحان باقی ہے تو اس کی ایک بڑی وجہ ریاستی حکومت کی طرف سے چلائی جا رہی ہے اسکالرشپس اور فلاحی اسکیمیں ہیں۔ مغربی بنگال میں لڑکیوں میں اعلیٰ تعلیم کے فروغ کے لیے کنیا شری کی اسکیم ہے جس کے تحت ہر ایک لڑکی کو ایک مرتبہ پچیس ہزار روپے دیے جاتے ہیں۔ اسی طرح تلنگانہ میں بھی اقلیتی طلبا کے اسکالرشپ کی کئی اسکیمیں ہیں۔ جب کہ کیرالا میں مسلم طلبا کی تعداد میں اضافہ اقتصادی، معاشرتی اور تعلیم کے تئیں ان کی سنجیدگی اہم وجوہات ہیں۔ اسی طرح کالجوں اور یونیورسٹیوں میں اساتذہ کی شرح میں مسلم اساتذہ کی تعداد 5.6 فیصد ہے جب کہ دیگر اقلیتی گروہوں سے تعلق رکھنے والے اساتذہ کی تعداد 8.5 فیصد ہے۔ یعنی آبادی کے اعتبار سے بھی مسلم اساتذہ کی تعداد کافی کم ہے۔

جیسا کہ میں نے ابتدا میں یہ بات کہی ہے کہ کسی بھی سرکاری یا غیر سرکاری سروے رپورٹ کا مطالعہ اور تجزیہ تکلیف دہ اور کرب سے گزرنے کے مترادف ہوتا ہے کیوں کہ رپورٹوں کے مطالعے کے نتیجے میں جو حقائق سامنے آتے ہیں وہ انتہائی مایوس کن اور تکلیف دہ ہوتے ہیں۔ آل انڈیا سروے آن ہائر ایجوکیشن (AISHE2020-21) کی رپورٹ کا وسیع تناظر میں تجزیہ اور مطالعہ کرنے کے بعد یہ حقیقت واضح ہوتی ہے کہ اگرچہ اعلیٰ تعلیم حاصل کرنے والوں میں مسلم لڑکیوں کی تعداد میں اضافہ ہوا ہے مگر یہ اضافے کن شعبوں میں ہوا ہے؟ رپورٹ بتاتی ہے کہ زیادہ تر لڑکیاں شعبہ آرٹس اردو، بنگلہ، ہندی، مقامی زبان اور انگریزی سے گریجویشن کرتی ہے جبکہ کامرس، سائنس اور دیگر شعبوں میں گریجویشن کرنے والوں میں مجموعی اعتبار سے مسلم طلبا و طالبات کی تعداد کافی کم ہے۔ ملک اعلیٰ انتظامی اسکول آئی آئی ایم اے، آئی آئی ایم بی اور آئی آئی ایم سی میں مسلم طلبا کی تعداد کا تجزیہ کیا جائے تو نتیجہ مایوس کن رہے گا۔ ان اداروں کے بورڈ میں بھی ایک بھی مسلم شخصیت شامل نہیں ہے۔ سرفہرست انجینئرنگ اسکول آئی آئی ٹی آئی آئی ٹی ڈی اور آئی آئی ڈی ایم اور دہلی یونیورسٹی کے ٹاپ کالجوں میرنڈا ہاؤس، سینٹ اسٹیفن اور ایس آر سی سی، میڈیکل انسٹیٹیوٹ (ایمس دہلی، پی جی آئی چندی گڑھ اور کے جی ایم یو لکھنؤ) آئی سی اے آئی، آئی آئی ایس سی بنگلور میں بھی ان کی گورننگ باڈیز میں کوئی مسلم نمائندگی نہیں ہے۔ اس کے علاوہ مسلم طلبا کی تعداد بھی کہیں زیادہ کم ہے۔ بھارت میں عیسائیوں کی آبادی 1970 اور 2019 میں 3.2 میں ایک جیسی ہے۔ آئی آئی ٹی بی میں عیسائیوں کا فیصد 1970 میں 6.37 تھا مگر 2019 میں 0.67 فیصد رہ گیا ہے۔ مسلمانوں کی نمائندگی 1970 میں 1.67 فیصد اور 2019 میں 1.68 فیصد ہے جبکہ 1970 میں مسلمانوں کی آبادی 13.4 فیصد تھی اور 2019 میں 14.2 فیصد ہوگئی ہے۔

غیر منافع بخش تنظیم IDIA نے 2018-19 میں ملک کے پانچ سرکردہ اسکول آف لا میں طلبا کے تنوع سے متعلق ایک سروے کیا تھا، اس پتہ چلتا ہے کہ اگرچہ مسلمان ہندوستان کی آبادی کا چودہ فیصد ہیں، لیکن قانون کے اسکولوں میں ان کا اندراج صرف 3.3 فیصد ہے۔ اس اعداد وشمار میں 2016-17 سے بہتری آئی ہے۔ سروے رپورٹ کے مطابق کل طلباء میں سے 13.79 اور 7.18 باالترتیب شیڈول کاسٹ اور شیڈول ٹرائب کے زمروں کے تحت آنے والے طلبا زیر تعلیم ہیں۔ مزید 2015 کے نیشنل لا اسکول آف انڈیا یونیورسٹی (NLSIU) کے ایک متنوع سروے سے پتہ چلتا ہے کہ NLSIU کے 389 سروے شدہ طلباء میں سے صرف تین مسلم طلبا تھے جو کہ ملک کے سب سے اونچے درجے کے اور قدیم ترین NLU میں زیر تعلیم ہیں یعنی یہ ایک فیصد سے بھی کم ہے۔ یونیورسٹی کی آبادی میں دیگر مذہبی اقلیتیں جیسے جین، جو کہ آبادی کا تقریباً 0.5 فیصد پر مشتمل ہیں، کافی اچھی نمائندگی کرتی ہیں، جو کہ NLSIU طلباء کی آبادی کا پانچ فیصد سے زائد ہیں۔ NLSIU سروے اس حقیقت کو بھی سامنے لاتا ہے کہ CLAT کے تمام امیدواروں میں سے صرف دو فیصد مسلمان ہیں۔ اس کی وضاحت اس حقیقت سے کی جا سکتی ہے کہ CLAT کے درخواست فارم کی قیمت قومی سطح کے دوسرے امتحانات جیسے JEE یا NEET کے مقابلے میں بہت زیادہ ہے۔ مزید برآں NLSIU سروے کے مطابق NLUs میں پچاسی فید طلبا نے کوچنگ لی ہے۔ یہ بات مشہور ہے کہ کوچنگ کی اوسط فیس ایک سے دو لاکھ روپے کے درمیان ہوتی ہے۔ نیشنل سیمپل سروے آفس (این ایس ایس او) کے ذریعہ کرائے گئے ایک سروے سے پتہ چلتا ہے کہ مسلمان تمام مذہبی گروہوں میں سب سے غریب ہیں۔ جیسا کہ اوپر بیان کیا گیا ہے، NSSO سروے ہمیں بتاتا ہے کہ مسلمانوں کی فی کس آمدنی دیگر تمام مذہبی گروہوں کے مقابلے میں سب سے کم ہے۔ نیشنل لا اسکولوں کی فیس پانچ سال کے لیے بارہ تا پندرہ لاکھ روپے کے درمیان ہے۔ NLU طالب علم کے اضافی اخراجات کے لیے پانچ لاکھ روپے سالانہ درکار ہیں۔ NUJS Diversity Report 2019 کی رپورٹ جو اب تک کا سب سے جامع اور تنوع سروے ہے، اس میں میں کہا گیا ہے کہ نیشنل یونیورسٹی آف جیوریڈیکل سائنسز میں سروے کیے گئے 544 طلبا میں سے 18.6 فیصد نے تحقیقی مقالے شائع کیے ہیں، جب کہ صرف ایک طالب علم مسلمان تھا۔

کم نمائندگی کی وجوہات اور اس کا حل: سیاسی تجزیہ کار سبھا موئے مترا بتاتے ہیں کہ تعلیمی اداروں میں مسلم طلبا کی کم نمائندگی کو مسلمانوں میں تعلیم کے عدم رجحان کے تناظر میں دیکھنے کے بجائے معاشی، سماجی اور سہولتوں کے تناظر میں دیکھنا چاہیے۔ مسلمان ان کمیونٹیز میں شامل ہیں جو معاشی طور پر پسماندہ ترین طبقات میں سے ایک ہے۔ چونکہ اس وقت ملک میں اعلیٰ تعلیم کی نجکاری ہو رہی ہے اس رجحان کی وجہ سے کمیونٹی کے طلبا کو کم مواقع مل رہے ہیں۔ جن ریاستوں میں اندراج میں بہتری آئی ہے وہاں ریاست کے زیر انتظام اعلیٰ تعلیمی ادارے اور نجی ادارے کم ہو سکتے ہیں۔ وہ کہتے ہیں کہ اعلیٰ تعلیم میں مسلمانوں کا حصہ 2010-11 میں 2.54 سے بڑھ کر 2019-20 ہوسکتا ہے۔ اس سے ظاہر ہوتا ہے کہ اگر مواقع دیے جائیں تو کمیونٹی مرکزی دھارے میں آسکتی ہے۔ تاہم یہ بات پریشان کن ہے کہ اعلیٰ تعلیم میں مسلمانوں کے داخلہ کی شرح نمو کم ہو رہی ہے۔ 2010-11 سے 2014-15 کے دوران 120.09 فیصد تک داخلہ لینے کی شرح بڑھ گئی تھی مگر اس کے بعد اس میں کمی ہو کر 96.36 فیصد تک پہنچ گئی ہے، آخر کیوں؟ مترا بتاتے ہیں کہ ملک کی سیاست اور حکومتوں کے مسلمانوں کے تئیں رویوں کو دیکھا جائے تو بات واضح ہو جاتی ہے کہ تعلیمی اداروں میں مسلمانوں کے تئیں امتیازی سلوک میں اضافہ ہوا ہے۔ مسلمانوں کی معمولی تعلیمی ترقی کو جہاد سے جوڑ کر مشکوک بنانے کی کوشش کی گئی ہے۔ اس درمیان اسکالرشپ میں بھی کٹوتی کی گئی ہے۔ آئی آئی ٹی دہلی میں پروفیسر دھیرج سنگھی نے اپنے بلاگ پر ایک رپورٹ لکھتے ہوئے کہا ہے کہ اگر کسی بھی ادارے میں پچاس فیصد آبادی کے پاس بیس فیصد بھی نمائندگی نہیں ہے تو سمجھنا چاہیے کہ کہیں نہ کہیں کچھ گڑبڑ ہے، اور ہمیں اس کے بارے میں کچھ کرنے کی ضرورت ہے۔

تاہم ملک کے ہر ریاست میں مسلمانوں کی تعلیمی پسماندگی کی وجوہات مختلف ہیں، مثال کے طور پر آسام جہاں مسلمانوں کی آبادی چونتیس فیصد ہے اور بعض اضلاع میں مسلمانوں کی شرح آبادی ستر فیصد کے قریب ہے مگر وہاں مسلمانوں میں اعلیٰ تعلیم کی شرح سترہ فیصد سے بھی کم ہے۔ ماہرین بتاتے ہیں کہ دراصل آسام کی جغرافیائی حدود، سیاسی ماحول اور مسلمانوں کی اکثریت کی زراعت کے شعبے سے وابستگی تعلیمی پسماندگی کی اہم وجوہات ہیں۔ اسی طرح مغربی بنگال میں جہاں مسلمانوں کی آبادی کی شرح تیس فیصد کے قریب ہے مگر اعلیٰ تعلیمی اداروں میں مسلمانوں کی شرح پانچ فیصد سے بھی کم ہے۔ دراصل مغربی بنگال کی مسلمانوں کی پچاسی فیصد دیہی علاقوں میں آباد ہے۔ اور دیہی علاقوں میں اسکولوں و کالجوں کی قلت اور مسلمانوں کی کمزور معیشت انہیں شہروں میں جا کر اعلیٰ تعلیم حاصل کرنے کی اجازت نہیں دیتی ہے۔

دراصل جب مسلمانوں کی تعلیمی پسماندگی کی بات آتی ہے تو مسلمانوں کو تعلیمی اداروں کے قیام کی ترغیب دی جانے لگتی ہے۔ مگر سوال یہ ہے کہ کیا چودہ کروڑ آبادی پر مشتمل کوئی بھی کمیونٹی اپنے طور پر تعلیمی اعتبار سے خود کفیل ہوسکتی ہے، وہ بھی ایسی کمیونٹی جس کی اسی فیصد آبادی غربت کی سطح سے نیچے زندگی گزارتی ہے جس نے اپنے بچوں کو بہت مشکل سے ہی اسکول اور ہائی اسکول تک تعلیم دلائی ہے؟ میڈیکل نیٹ کے نتائج جب بھی آتے ہیں تو اس طرح کی رپورٹیں شائع ہوتی ہیں کہ پانچ سو مسلم طلبا نے نیٹ امتحان میں نمایاں کارکردگی کا مظاہرہ کیا۔ کبھی بھی یہ نہیں دیکھا جاتا کہ امتحان پاس کرنے والوں میں کتنے داخلہ لینے کے اہل ہیں۔ کتنے طلبا کی معاشی حالت اس کی اجازت دیتی ہے۔ مسلمانوں کے تعلیمی ادارے مڈل کلاس مسلمانوں کی ضروریات تو پوری کرسکتے ہیں مگر غربت کی سطح سے نیچے زندگی گزارنے والے مسلمانوں کی ضرورت پوری نہیں کرسکتے جبکہ مسلمانوں کے تعلیمی اداروں کے معیار اور تعلیمی ماحول کا موازنہ بھی کرنے کی ضرورت ہے۔

جواہر لال یونیورسٹی میں ایمریٹ پروفیسر سکھدیو تھوراٹ بتاتے ہیں کہ اگر مالی طور پر کمزور مسلمانوں کی مدد کی جائے تو وہ بھی اعلیٰ تعلیم حاصل کرسکتے ہیں۔ ایک ایسے وقت میں جبکہ مسلمانوں کا جنرل ان رولمنٹ ریٹ 16.6 فیصد سے کم ہے اور ملک میں قومی سطح پر 26.3 فیصد ہے، معاشی بدحالی کی وجہ سے 54.1 فیصد مسلم طلبا کا انحصار سرکاری یونیورسٹیوں اور کالجوں پر ہے، جبکہ قومی سطح پر 45.2 فیصد طلبا سرکاری کالجوں میں جاتے ہیں۔ حکومت کی امداد یافتہ یونیورسٹیوں اور کالجوں میں 18.2 فیصد طلبا جاتے ہیں اور 27.4 فیصد طلبا غیر امداد یافتہ اعلیٰ تعلیمی اداروں میں جاتے ہیں، جبکہ قومی سطح پر 24.4 فیصد طلبا امداد یافتہ پرائیوٹ اعلیٰ تعلیمی اداروں میں جاتے ہیں اور 30.1 فیصد غیر امداد یافتہ اعلیٰ تعلیمی پرائیوٹ اداروں میں جاتے ہیں۔ پروفیسر سکھدیو تھوراٹ کہتے ہیں کہ مولانا آزاد نیشنل اردو یونیورسٹی، جامعہ ملیہ اسلامیہ اور علی گڑھ مسلم یونیورسٹی جیسے اعلیٰ تعلیمی ادارے مناسب فیس اور ہاسٹل کے انتظامات کر کے معاشی طور پر پسماندگی کے شکار مسلم طلبا کو بہتر مواقع فراہم کرسکتے ہیں۔

شعبہ تعلیم کے ماہرین بتاتے ہیں کہ اب جب کہ وزارت اقلیتی امور نے بڑے پیمانے پر اسکالرشپ پروگرام میں کٹوتی کی ہے ایسے میں اندیشہ ہے کہ آئندہ سالوں میں مسلمانوں کی اعلیٰ تعلیم میں نمائندگی میں مزید کمی آئے گی۔ سوال یہ ہے کہ اس کا تدارک کیسے کیا جاسکتا ہے؟ مکمل طور پر تو نہیں مگر کسی حد تک اس کمی کو مسلم تنظیمیں، جماعتیں اور ادارے پسماندگی کے شکار اعلیٰ تعلیم حاصل کرنے والے مسلم طلبا کی مدد کر کے پوری کرسکتے ہیں۔ مگر اس کے لیے تال میل اور منصوبہ بند پروگرام مرتب کرنا ہوگا۔

بھارت کے مسلمانوں کی تعلیمی پسماندگی سے متعلق تحقیق کرنے والے اسکالر جان کیورین نے ”ہندوستانی مسلمانوں کو اٹھانا، ترقی اور تعلیم کی سیڑھی، اکیسویں صدی کے لیے تبدیلی کا ایجنڈا“ کے عنوان سے ایک تفصیلی رپورٹ مرتب کی ہے جس میں لکھا ہے کہ 2050 تک مسلمانوں کی آبادی کی شرح 310 ملین ہو جائے گی۔ یہ آبادی پاکستان اور انڈونیشیا سے بھی زیادہ ہوگی۔ اسی فیصد آبادی غریب اور نچلے متوسط طبقے پر مشتمل ہے۔ مسلمانوں میں تعلیمی پسماندگی کے خاتمے میں اردو میڈیم اسکول، مدارس اور کمیونٹی ادارے کلیدی کردار ادا کرسکتے ہیں۔ اناسی ملین پچیس سال سے کم عمر مسلمان ہیں۔ جان کیورین اتنی بڑی کمیونٹی کی ضرورت پوری کرنا مرکزی حکومت، ریاستی حکومت اور ذیلی اداروں کی بنیادی ذمہ داری ہے۔ رپورٹ کے آخر میں مسلم تنظیموں اور سول سوسائٹی کے ناگزیر کردار پر روشنی ڈالتے ہوئے لکھا ہے کہ کمیونٹی کو باشعور بنانے اور ان کی ہر سطح پر مدد کرنے میں رول ادا کرسکتے ہیں۔